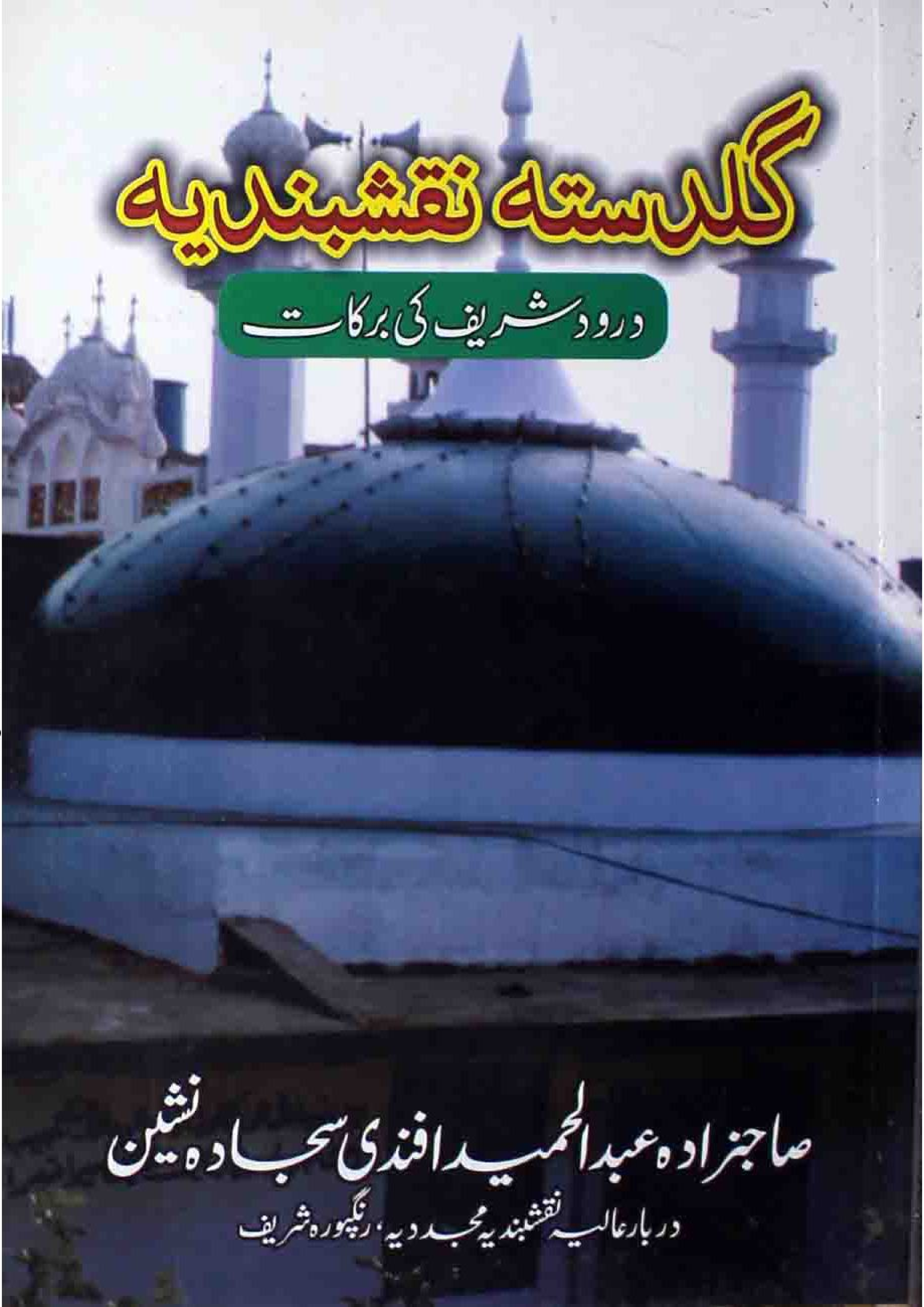

گلدستہ نقشبندیہ

درود شریف کی برکات

صاحبزادہ عبدالحمید افندی سجادہ نشین

دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، رنگپورہ شریف

Marfat.com

گلدستۂ نقشبندیہ

درود شریف کی برکات

صاحبزادہ عبدالحمید افندی سجادہ نشین
دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ' رنگپورہ شریف

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

آمِیْنَ

Marfat.com

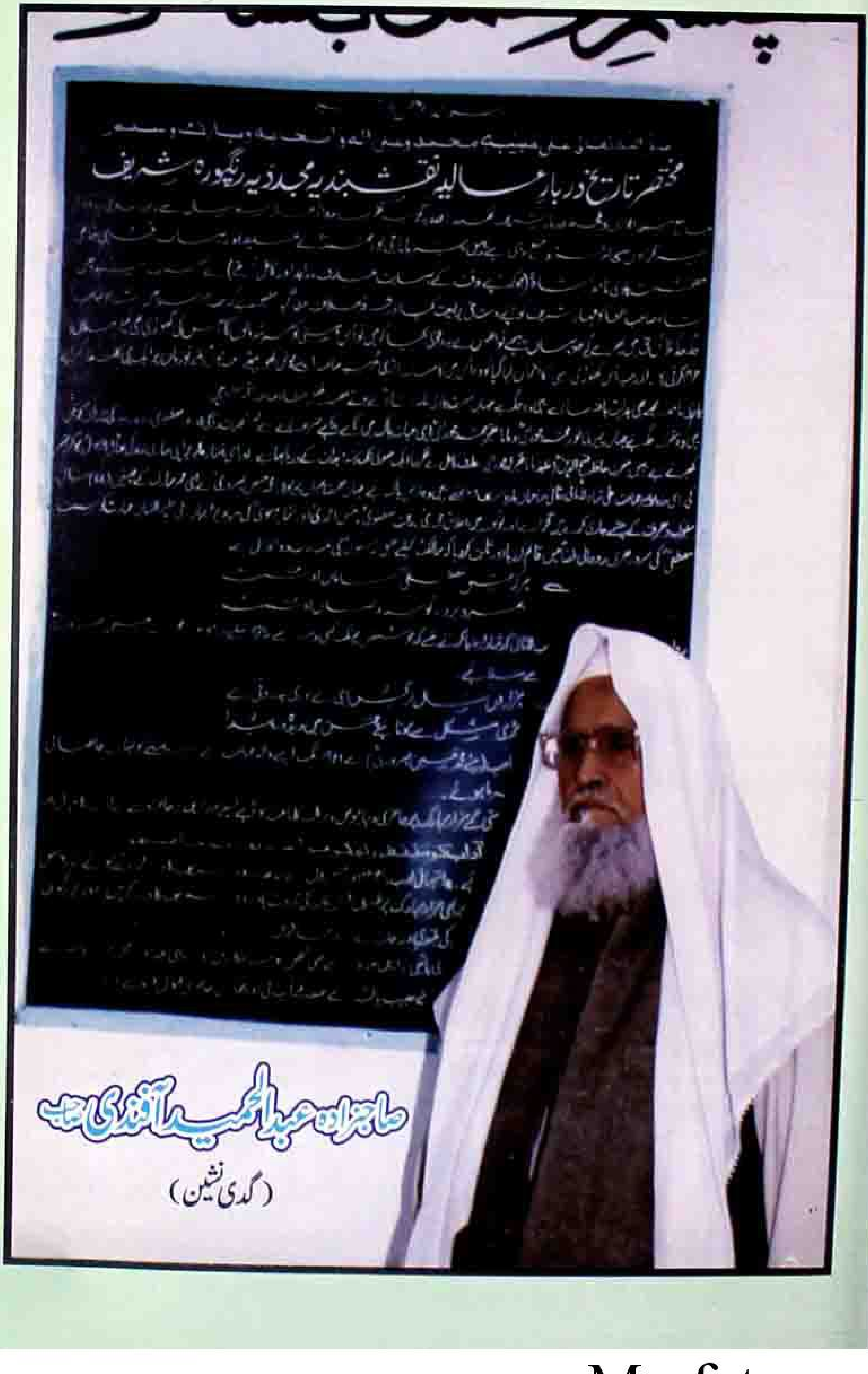

صاحبزادہ عبدالحمید آفندی صاحب

(گدی نشین)

Marfat.com

حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کی رہائش گاہ، ملحقہ دربارِ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، رنگپورہ شریف کی 2008ء میں خستہ حالی کے باعث، اُن ہی بنیادوں پر، دوبارہ تعمیرِ نو کی گئی۔ جس دن حضور قبلہ عالمؒ کے خاص حجرہ مبارک کے اندر باہر سفیدی کی گئی، اُسی رات کو طوفانِ بادوباراں آیا۔ خیال تھا کہ ساری سفیدی دھل گئی۔ لیکن یہ دیکھ کر سب انگشت بدنداں رہ گئے کہ حجرہ مبارک کی صحن والی دیوار پر دروازے کے اردگرد خاص ترتیب سے سبز رنگ کی بارش ہوئی تھی۔ جو ایک عجب رنگ پیش کر رہی تھی جبکہ صحن اور اردگرد کی دیواریں بالکل صاف تھیں۔ یہ سبز رنگ پانی سے دھلنے والا بھی نہ تھا۔ یقیناً یہ حضور عالمؒ کے حجرۂ خاص پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کی نشانی ہے۔ تصویر حاضر ہے۔

Marfat.com

مخزن اسرار کماہی ، مطلع انوار الٰہی ، سلطان العارفین

خواجہ حافظ فتح الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد پاک مولانا محمد حسین پسروری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرشد پاک مولانا محمد بشیر احمد پسروریؒ

تاریخ دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ، رنگپورہ شریف

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

خدا تعالیٰ نے جب کرۂ ارض کو تخلیق کیا تو ہر قطع ارض کا نصیب بھی مقرر کیا کہ اس خاک پر میرا کون کونسا پیارا بندہ' مقرب بارگاہ قیام کرے گا' اپنے قدموں کی برکت سے اُس جگہ کو تجلیات ربانی سے بقعہ نور بنائے گا۔ اور پھر کس قطعہ ارض کو اُن کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔ اور یقیناً اُس جگہ پر ہر ہر لمحہ کروڑ ہا رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہتیں ہیں۔

سورنگپورہ شریف کی خاک بھی کیسی عظیم ہے کہ اس پر خدا تعالیٰ کی بارگاہ کے کیسے کیسے مقربین قیام پذیر ہوئے۔ اور کتنے عظیم قدم اس خاک پر سے گزرے۔ خدا تعالیٰ نے اس سرزمین پاک کو کیسی رفعتوں سے نوازا ہے' اس کے نصیبے کس قدر بلند ہیں کہ اس میں ایسی عظیم ہستیوں کی آخری آرام گاہ ہے۔ گویا اس کی خاک میں جنت کے باغوں میں سے باغ پوشیدہ ہیں۔ اللہ اللہ' اے رنگپورہ کی خاک تیری عظمت پر قربان اور تیری سرزمین کو اپنے قدموں سے سربلند کرنے والی ہستیوں کی عظمت اور شان پر قربان۔ خدا تیری مٹی کو اور بھی برکتوں اور انوار و تجلیات سے درخشاں کرے۔ (آمین)

یہ سرزمین رنگپورہ جو دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قیام کے بعد رنگپورہ شریف بن گئی۔ اہل نظر اس کا نام بھی بڑے ادب واحترام سے لیتے تھے اور ہیں۔ یہ ارض پاک تقریباً اڑھائی' تین سو سال سے روحانی سرگرمیوں کا نہایت عظیم مرکز رہی ہے۔ اور حضور شہنشاہ ولایت' شاہ مشکل کشاء' حضرت سیدنا شاہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور شہنشاہ قیومیت' امام ربانی' عارف حقانی حضور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاص توجہات کا منبع و مظہر رہی ہے۔ کیونکہ اڑھائی تین سو سال سے اس دربار شریف سے سلسلہ "عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" کی وہ ترویج ہوئی ہے کہ جس کا بیان کرنا یا اندازہ کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ اور اس سلسلہ عالیہ کے عظیم سے عظیم تر سپوت اس دربار شریف سے نہ صرف فیض یاب ہوئے بلکہ اس کی عظمت کی شہادت بھی ہیں۔

یہی "سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" کا پنجاب میں وہ عظیم دربار شریف ہے جس کے بانی حضور

Marfat.com

خواجہ خواجگان حضرت باباجی نور محمد چوراہی المعروف بہ باباجی جیو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضور قبلہ عالم باباجی جیوؒ کو وارث حضرت امام ربانی' مجدد الف ثانیؒ کہا جاتا ہے اور آپ کے وجود مبارک سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو علاقہ افغانستان اور برصغیر میں نہایت فروغ حاصل ہوا۔اور اس قدر خلقت آپ سے مستفیض و مستفید ہوئی کہ حضرت امام ربانی مجدؒد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے کے بعد ایسا سننے میں نہیں آیا۔آپ کا فیض تمام اکناف عالم میں اب تک جاری و ساری ہے۔خواجہ نامدار شاہ المعروف ہادی نامدار شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نتھیال شریف کے رہنے والے تھے۔خواب میں اشارہ بیعت پا کر حاضر خدمتِ باباجی جیو صاحبؒ ہوئے۔ اور بارہ سال تک حضور باباجیؒ کی خدمت اقدس میں نہایت تن دہی اور جانفشانی سے خاموش خدمت کی۔ اور ایسی ریاضت ہائے شاقہ اختیار فرمائیں کہ بہت کم ایسی مثالیں سننے میں آئی ہیں۔ چنانچہ اپنی علو استعداد اور آپ (باباجیو صاحبؒ) کی نظر کیمیا اثر سے اس درجہ کمال کو پہنچے۔کہ اس کی نظیر مشکل سے ملتی ہے۔حضرت باباجیو صاحبؒ کی طرف سے اجازت' خلافت و رشد و ارشاد سے مشرف ہو کر علاقہ پنجاب کی ہدایت و تلقین پر مامور ہوئے۔اور یقیناً حضور باباجی جیو صاحبؒ کی طرف سے ہی آپ کو رنگپورہ شریف (سیالکوٹ) میں جانے اور اس ارض پاک کو مقام رشد و ہدایت بنانے کا حکم ہوا ہوگا۔لہذا آپؒ یعنی حضرت خواجہ خواجگان حضرت ہادی نامدار شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرزمین رنگپورہ شریف ' مسجد ملحقہ دربار شریف (آج کل یہ مسجد جامع مسجد اعواناں کہلاتی ہے) میں رونق افروز ہوئے۔اور وضو کے لئے پانی بھرنے کی خدمت انجام دینے لگے۔تقریباً سال یا کچھ ماہ اسی طرح گزر گئے مسجد میں گمنامی کے اس قیام کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا۔آپ ایک روز رات کو رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔دو ایک کتے آپ پر بھونکے اور کاٹنے کے لئے لپکے۔آپؒ نے ان کو کہا کہ دفع ہو ' مجھ سے کیا لیتے ہو۔ چنانچہ ان میں سے ایک کتیا تو اسی وقت مر گئی اور ایک کتے کی ایسی حالت ہوئی۔کہ وہ گردن جھکائے مسجد کے سامنے بیٹھا رہتا۔دوسرے کتے اس کے گرد جمع ہو جاتے اور حلقہ باندھ لیتے۔یہ افواہ پھیل گئی کہ یہ مسجد میں پانی بھرنے والے درویش صاحب کی کرامت ہے۔

Marfat.com

جب آپ کے ظہور کا وقت آیا تو یہ واقعہ ہوا کہ ایک نابینا حافظ صاحب جو گجرات کے قریبی کسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔ حج پر گئے۔ فریضہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ اب ایسا ہوا کہ کسی وجہ سے اِن حافظ صاحب کا قافلہ ان سے چھوٹ گیا۔ بہت پریشان ہوئے۔ ہر روز بعد نماز بلند آواز میں اعلان کرتے کہ ہے کوئی اللہ کا بندہ جو اِن کو اِن کے علاقہ تک پہنچادے۔ کئی روز اسی طرح سے گزر گئے۔ بالآخر ایک بزرگ ان سے ملے اور کہا کہ کل اسی وقت فلاں جگہ پر کھڑے رہنا' تمھاری واپسی کا انتظام ہو جائے گا۔ اگلے دن وہ بزرگ ان حافظ صاحب کو مقررہ جگہ پر ملے اور کہا کہ اپنے قدم میرے قدموں پر رکھو۔ تھوڑی دیر گزری تو حافظ صاحب کو اپنے علاقے کی جانی پہچانی آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور اُن بزرگوں نے فرمایا حافظ صاحب اپنے گھر کا راستہ پہچان لیں۔ حافظ صاحب حیران و پریشان رہ گئے۔ اور باآواز بلند اُن بزرگوں سے اُن کا پتہ پوچھنے لگے۔ آپ نے جاتے جاتے فرمایا کہ رنگ پورہ سیالکوٹ کی مسجد۔ جب حافظ صاحب گھر پہنچے تو ابھی حاجیوں میں سے کوئی قافلہ واپس نہ آیا تھا۔ لوگ نے حافظ صاحب پر شک کیا تو حافظ صاحب نے اپنی واپس کا حیرت انگیز واقعہ بیان کیا۔ جس سے تمام علاقے میں اُن ولی کامل کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ اور ایسی صاحب کمال ہستی کی زیارت کے لیے اس علاقے اور گردونواح کے بہت بڑے علاقے کے لوگ بصورت قافلہ رنگ پورہ بغرض زیارت چل پڑے۔ راستے میں اور لوگ بھی ملتے گئے۔ اور یوں خلقت کا ایک اژدہام حافظ صاحب کے ساتھ رنگپورہ شریف پہنچا۔ حافظ صاحب اکیلے مسجد میں داخل ہوئے اور مختلف آوازوں سے پانی بھرنے والے درویش صاحب کی آواز پہچان کر ان سے لپٹ گئے۔ اور مدینہ منورہ سے واپسی کا سارا قصہ دوہرا دیا۔ اب تو حضرت ہادی پاکؒ کو اپنا آپ ظاہر کرنا پڑا۔ نماز کا انتظام مسجد سے باہر کیا گیا کیونکہ خلقت کا اژدہام اس قدر زیادہ تھا کہ مسجد میں کسی صورت نہ سما سکتی تھی۔ امامت حضرت ہادی پاکؒ نے کروائی۔ نماز کے دوران جذب اور رقت کا یہ عالم تھا کہ سب مقتدی زار و قطار رو رہے تھے۔ جب نماز ختم ہوئی۔ اور آپؒ نے دائیں طرف سلام پھیرا تو اس وقت سب مقدی جذب سے بے حال ہو گئے اور یہی حال بائیں طرف والے حضرات کا تھا۔

Marfat.com

اس طرح آپ کا اس علاقہ پنجاب میں ظہور ہوا۔ اس کے بعد رشد و ہدایت کے سلسلے میں جو خدمت آپ نے پنجاب میں ادا کی اس کی نظیر مشکل سے ملتی ہے۔ گوشہ گوشہ خدا کے نام سے چمک اٹھا۔ بہت سے نا اہل مشائخ آپؒ کی ترقی دیکھ کر جلنے لگے۔ سیالکوٹ میں کا کا شاہ ایک بڑا عامل تھا۔ جب اس کی دوکان پھیکی پڑنے لگی۔ تو وہ آپ کے درپے آزار ہو گیا۔ اور ایک رات کو جب آپؒ رفع حاجت میں مشغول تھے۔ اور بے وضو تھے۔ تو وہ آپ پر ایک آندھی لے کر حملہ آور ہوا۔ اور قریب پہنچ کر بلایا۔ کہ بلا اب کسے بلاتا ہے۔ آج تو میرے قبضے سے نکل کر نہیں جا سکتا۔ آپؒ کو حضرت بابا جی نور محمد صاحبؒ کا خیال آیا۔ خیال کا آنا ہی تھا کہ تیراہ کی طرف سے ایک آندھی بڑھی۔ جب قریب پہنچی تو اس میں حضرت بابا جی صاحبؒ نمودار ہوئے۔ اور کا کا شاہ کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہادی پاک کا محافظ تو آ گیا۔ اب تو بھاگ کہاں بھاگتا ہے۔ چنانچہ یہ کہتے ہی دو تین گرز اس کو مارے اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ اور الٹے پاؤں وہاں سے بھاگ نکلا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ کا کا شاہ کا ہاتھ بندھا ہوا تھا۔ اور وہ بُری طرح مضروب تھا۔

حضرت بابا جی نور محمد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پنجاب میں ایک شاہین چھوڑ رکھا ہے۔ اس کی بازیاں دیکھنے کے قابل ہیں۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت بخشی ہے کہ ایسے ہزاروں ہادی پاک تیار کر دوں۔ لیکن کسی شخص میں ہادی پاک جیسی استعداد و قابلیت نہیں پاتا کہ اس کو یہ نعمت عطاء کروں۔

آپ زہد و تقویٰ میں یگانہ روزگار تھے۔ اور بدعات سے بہت پرہیز کرتے تھے۔ چنانچہ ضلع سیالکوٹ کے ایک موضع سہو کی کے مولوی صاحب آپ کے فراق میں بیتاب آپ سے ملنے کے لئے پیدل رنگپورہ پہنچے۔ محرم کا ماہ تھا۔ انہوں نے جاتے ہوئے وہ راستہ اختیار کیا جہاں محرم منایا جا رہا تھا (تعزیہ وغیرہ)۔ جب تھکے ہارے مسجد پہنچے تو ہادی پاکؒ نے ملنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا بدعتیوں سے ملنا جائز نہیں۔ مولوی صاحب نے بہت توبہ کی اور معذرت کی۔ کہ ایسی غلطی مجھ سے دوبارہ نہ ہوگی۔ بہت دیر کے بعد آپؒ نے مولوی صاحب کی غلطی معاف فرمائی۔ اور ان سے ملاقات فرمائی۔

Marfat.com

یہی وہ بابرکت مقام ہے جہاں پر حضرت ہادی پاکؒ نے حضرت پیر سیّد چنن شاہ صاحب آلومہار شریف والوں کو بیعت کیا۔ جب پیر صاحب تلاش حق میں نکلے تو اُن کی خواہش تھی کہ وہ کسی سید صاحب کو پیر بنائیں گے جو عالم اور کامل بھی ہوں۔ بہت تلاش کے بعد جب وہ رنگپورہ شریف پہنچے تو انھوں نے یہ نعرہ مستانہ بلند کیا کہ میں تو اُس ہستی کو پیر بناؤں گا جسکی گھوڑی بھی تمیز حلال وحرام کرتی ہو۔ حضور قبلہ ہادی پاکؒ کی گھوڑی جس کا نام مینی تھا جب پیر صاحب نے اپنے طور پر اس کی آزمائش کی تو وہ اس امتحان میں پورا اُتری۔ مگر پیر صاحب اپنے ہوش گم کر بیٹھے۔ اور جب ہوش پلٹے تو زبان پر ایک ہی نعرہ تھا کہ اے ہادی پاکؒ مجھے بھی ہدایت یافتہ بنادیں۔ حضرت ہادی پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ نہ میں سیّد ہوں نہ میں عالم ہوں نہ میں کامل ہوں۔ آپ کو ایسا راہنما تلاش کرنا چاہیے جو ان صفات کا مالک ہو۔ پیر صاحب نے نہایت عجز وعاجزی سے اپنے خیال سے توبہ کی۔ اور نہایت صدق دل سے بیعت کے لیے عرض کی۔ یوں پیر سیّد چنن شاہ صاحبؒ ، ہادی پاکؒ سے اس مقام پر بیعت اور کچھ عرصہ بعد خلافت عطاء ہوئی۔ اور یوں آپ پیر چنن شاہ مینی والی سرکارؒ مشہور ہوئے۔

حضرت ہادی پاکؒ نے آخری عمر میں ننھیال شریف اپنے وطن میں سکونت اختیار کرلی۔ اس قلیل عرصہ میں آپ کا فیض پنجاب کے ہر چہار طرف پھیل چکا تھا۔ جو آپ کے خلفائے نامدار کی صورت میں عیاں ہے۔ جہلم میں حضرت خانعالم صاحبؒ ، لدھیانہ میں الٰہی بخش صاحبؒ گھوڑی والے ، آلو مہار ضلع سیالکوٹ میں سیّد چنن شاہ صاحبؒ اور خواجہ محمد حبیب صاحبؒ اور خواجہ عبدالصمد صاحبؒ مشہور ومعروف خلفاء ہیں۔

تقریباً ۱۹۷۰ء تک اس مقدس جگہ پر حضور ہادی نامدار شاہ صاحبؒ کی وہ تاریخی چارپائی بھی موجود رہی کہ جس کی زیارت کرنے کے لیے دور دور سے زائرین آتے تھے اور اس چارپائی پر انوار و تجلیات کی ایک خاص کیفیت رہتی تھی۔ اور اس کی زیارت کرنے سے ہی لوگوں پر ایک عجب قسم کی روحانی جذب وکیف کی کیفیت طاری ہوجاتی جو نا قابل بیان ہے۔ اور اکثر لوگوں کو اس چارپائی کا قرب ملتے ہی گریہ کی کیفیت طاری ہوجاتی۔

Marfat.com

جیسا کہ وضاحت کی گئی ہے کہ آخری عمر میں حضرت ہادی پاکؒ نے اپنی سکونت اپنے آبائی وطن نتھیال شریف ضلع اٹک میں اختیار کی۔ گمان غالب ہے کہ حضور ہادی پاکؒ کے رنگپورہ قیام کے دوران ہی یاں چند دنوں کے فرق سے یہاں پر چورہ شریف کی طرف سے ایک اور شہباز چوراہی بطور امیر دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ' رنگپورہ شریف مقرر ہو چکے تھے۔ حضور ہادی پاکؒ کی طرح یہ شہباز بھی اپنی جولانیوں میں ' اپنی بازیوں میں انوکھا اور نایاب تھا۔ اُس شہباز کی روحانی پروازیں دیکھنے کے لائق تھیں۔ خوش قسمت ہیں وہ نگاہیں جنہوں نے اُس دُرِ نایاب کی زیارت سے اپنے آپ کو منور کیا۔ زہد و تقوی ' شریعت کی پاسداری میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔ کروڑوں رحمتیں اور برکتیں ہوں اُس آستانہ عالیہ چورہ شریف پر جہاں سے ایسے ایسے دُرِ نایاب اُن عظیم فیض رساں نگاہوں سے تیار ہوئے۔ اور کروڑ ہا رحمتیں اور برکتیں اس برکت والے قطعہ ارض پر کہ جہاں حضرات القدس پیر بابا جی نور محمد چوراہیؒ اور پیر بابا جی فقیر محمد چوراہیؒ نے تجلیات ربانی اور نور مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابناک کرنیں بکھیریں۔ جوان شاء اللہ ابد الآباد تک اس سرزمین کو بقعہ نور بناتی رہیں گی۔ کیسی برکتوں والی ہے یہ زمیں جس پر حضور بابا جی چوراہیؒ کے قدم بار بار لگے ہیں۔ جہاں پر حضور ہادی پاکؒ ' پیر سید چنن شاہ صاحبؒ ' پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ لاثانی اور پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ (امیر ملت) حافظ عبدالکریم صاحب راولپنڈی والے ' حضور باولی شریف والے ' مولانا شیر محمد شرق پوریؒ ' امام الدین رائے پوریؒ ' خواجہ محمد سیّد شاہ صاحبؒ بار بار تشریف فرما ہوئے۔

حضور سلطان العارفین ' قبلہ حافظ فتح الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت ہادی پاکؒ کے بعد دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ' رنگپورہ شریف کے امیر تھے۔ آپ کی بیعت حضور بابا جی فقیر محمد صاحب چوراہی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ہے۔ اُنکی چشمانِ فیض رساں نے آپ کو تربیت دے کر شہباز لامکاں بنایا۔ آپ کو خلافت حضور بابا جی نور محمد صاحب چوراہی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دست مبارک سے عطاء ہوئی۔ جیسا کہ حضور پیر چنن شاہ صاحبؒ یا حضور خان عالم ' باولی شریف بیعت تو حضرت ہادی نامدار صاحبؒ سے تھے مگر خلافت حضور بابا جی نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ سے حاصل

Marfat.com

ہوئی۔

انوار چوراہی (حالات بزرگان تیراہ شریف و چورہ شریف) میں حضور باباجی فقیر محمد صاحب چوراہیؒ کے ساتھ آپؒ کے ایک سفر کا ذکر ملتا ہے۔ وہ واقعہ قارئین کی پیش خدمت ہے۔ حضور قبلہ باباجی صاحبؒ کوٹلی لوہاراں تشریف لے گئے۔ حافظ مہر دین صاحب نے ایک نمبردار پیر بھائی کی سفارش فرمائی۔ کہ اس کی بیوی فوت ہوگئی ہے گھر کی بربادی سے تنگ ہے۔ اس کے سسرال میں اس کی سالی ہے۔ مگر ناچاقی ہوگئی ہے اور وہ نہیں مانتے۔ ارشاد فرمایا کہ امام مسجد کو گھر لے آنا اور دو گواہ بھی تجویز کر کے رکھنا۔ رات کو لڑکی آئیگی۔ امام کو اندر سے لاکر گواہوں کے سامنے نکاح کر لینا۔ اور حضور حافظ صاحب کے بازو کو پکڑ کر ارشاد فرماتے تھے۔ حافظ صاحب مخلص غلام تھے۔ عرض کرنے لگا کہ حضور اس طرح (نمبردار کا بازو پکڑ کر) لے آوے۔ فرمایا ہاں۔ پھر اس سے نذرانہ کیا لیں۔ ارشاد ہوا صبح دو گھوڑیاں تیار رکھے ایک میرے لیے اور دوسری فتح دین صاحب کے لیے۔ کہ ہم لوگ بوڑھے ہیں اور ہم لوگوں کو سیالکوٹ پہنچادے۔ کہہ کر چلا گیا۔ رات کو لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ اتنا فساد برپا ہے۔ امام کو لاؤ اور نکاح کر لو۔ ایسا ہی کیا اور صبح دو گھوڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور تمام ماجرا عرض کیا۔

حضور خواجہ حافظ فتح الدینؒ نے تقریباً ایک صدی تک اس جگہ پر رشد وہدایت کے دریا بہائے۔ کیف و مستی کا ایک ایسا عالم بپا کیا کہ آج ہزاروں ابنائے آدم لذات روحانی میں سرشار ہیں۔ آپؒ پر ہر وقت عشق رسول ﷺ کی ایک خاص کیفیت طاری رہتی۔ اور آپ ہر ہر لحہ آپ ﷺ کے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے نظر آتے۔ اسی بابرکت و نایاب کیفیت کی وجہ سے آپؒ پر نیم مجذوبی حالت طاری رہتی تھی۔ چونکہ آپؒ پر ہر وقت آپ ﷺ کے عشق ومحبت کی خاص تجلیات وارد ہوتی رہتی تھیں اور آپؒ اُن تجلیات میں گم رہتے تھے لہذا آپؒ نے ساری زندگی شادی نہ کی۔ اگرچہ روحانی اولاد تو ہزاروں میں تھی مگر آپ کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔ اس سلسلے میں ایک عقیدت مند اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپؒ کے مزار شریف پر حاضر ہوا۔ میرے دل میں تھا کہ اتنے بڑے بزرگ ہونے کے باوجود اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبے رہنے کے باوجود آپؒ سے یہ سنت مبارک

Marfat.com

کیوں ترک ہوگئی۔ وہ عقیدت مند بتاتے ہیں کہ میں دعا وغیرہ کر کے مزار شریف سے باہر آیا ابھی چند قدم ہی چلا ہوں گا کہ کسی آدمی سے ملاقات ہوئی اُس کے ہاتھ میں کوئی کتاب تھی اور مجھے دیکھ کر یا پہلے ہی سے وہ یہ بات بیان کر رہا تھا کہ جو لوگ (جذب وکیف) کسی مجبوری کی وجہ سے شادی کی ذمہ داری پوری نہ کر سکیں وہ شریعت میں اس بات سے آزاد ہوتے ہیں۔ وہ عقیدت مند کہتے ہیں کہ میں حضور کے اس روحانی تصرف اور اس قدر جلد اعتراض کا جواب دینے سے حیران وششدر رہ گیا۔

حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ حضور سلطان العارفین حافظ فتح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز فجر کی سنتیں رنگپورہ شریف کی مسجد میں اور فرض مدینہ منورہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ حافظ صاحبؒ کے زمانے میں دربار شریف کے اردگرد کے علاقے سارے جنگل بیلے تھے۔ اور اکثر اوقات اُس علاقے سے گزرنے والوں کو جنات کے تنگ کرنے کی اور بعض اوقات چمٹ جانے کی بھی شکایت بھی ہو جاتی۔ حضور مولاناؒ کا بیان ہے کہ حضرت صاحبؒ (قبلہ حافظ صاحبؒ) کے اس علاقہ میں تشریف لانے کے بعد حضورؒ کی توجہ سے تمام جنات و ہوائی اشیاء اس علاقے کو چھوڑ گئیں ہیں۔ یہ واقعہ بھی آپؒ کے متعلق روایت کیا جاتا ہے کہ حضور حافظ صاحبؒ نے ساری زندگی اپنے لباس کو جیب نما کوئی چیز نہیں لگوائی۔ ایک مرتبہ کسی نے نذرانے کے طور پر آپؒ کے لوٹے میں کچھ پیسے ڈال دیئے۔ حضورؒ ان تمام چیزوں سے مکمل طور پر مستغنی تھے۔ کسی اور نے آپؒ کی عدم موجودگی میں وہ پیسے نکال لیے اور چلتے بنے۔ آپؒ کے کسی خادم نے آپ سے پیسوں کے متعلق عرض کیا کہ کوئی لے گیا ہے۔ آپؒ نے جواب ارشاد فرمایا'' بھائی وہ میرے کس کام کے تھے ' جس کو ضرورت پڑی ہوگی وہ لے گیا ہوگا۔ فقیر کو اس سے کیا مطلب۔''

ایک اور عقیدت مند حضور قبلہ سلطان العارفین حافظ صاحبؒ کا یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ حافظ صاحب صرف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی اور حضرت غوث اعظمؓ نے آپؒ کو فرمایا کہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی بیعت فرمایا

Marfat.com

کریں۔ آج سے آپ کو خلافت و اجازت دی جاتی ہے۔ اور یہ کہہ کر سامنے پڑی ہوئی کتاب پر تحریری طور پر اجازت نامہ مرحمت فرمایا۔ جب آپؒ کی آنکھ کھلی تو سامنے تحریری اجازت نامہ موجود تھا۔

حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ بیان فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے حضور حافظ صاحبؒ کو عالم خواب میں بھی نماز ہی ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ گویا بظاہر چارپائی پر لیٹے ہیں مگر جسد اقدس سے نماز پڑھنے کی آواز کے ساتھ ساتھ تمام جسم میں نماز کی تمام حرکات و سکنات موجود تھیں۔

آپؒ کے خلفاء کرام ویسے تو بہت سے ہونگے لیکن شومئ قسمت ہمیں صرف دو ہستیوں کا ہی پتہ چل سکا ہے۔ ایک سائیں رُوڑے شاہؒ ' سو (۱۰۰) چک لائل پور اور دوسرے مولانا محمد حسین پسروریؒ ' رنگ پورہ شریف سیالکوٹ

جب حافظ صاحبؒ کا وقت آخر آیا تو اُنھوں نے کہا کہ ہمارا ختم کون دلوایا کرے گا کہ ہماری کوئی اولاد تو ہے نہیں۔ حضور مولانا محمد حسین پسروریؒ نے آگے بڑھ کر کہا کہ حضور میں آپؒ کا بیٹا ہوں آپکا ختم شریف اور عرس مبارک کیا کروں گا۔ اور زمانہ گواہ ہے حضورؒ نے اپنا یہ وعدہ اپنی زندگی میں کیسے احسن طریقے سے پورا کیا اور آج تک یہ وعدہ کیسے بہترین طریقے سے نبھایا جا رہا ہے۔ قبلہ حافظ صاحبؒ نے ۱۳۱۴ھ میں بمطابق ۹ شعبان وصال فرمایا اور مسجد کے ساتھ ملحق احاطہ میں آپؒ کا مزار شریف بنایا گیا۔

حضور سلطان العارفین حافظ فتح الدین صاحبؒ کے پردہ فرمانے کے بعد دربار عالیہ رنگپورہ شریف کا امیر بابا جی چوراہیؒ نے حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ کو مقرر کیا۔ حضور مولاناؒ نے ۱۸۹۶ء سے لے کر ۱۹۵۱ء تک اپنی عمر مبارک کے چھپن سال ' اس سرزمین بابرکات پر سلوک و معرفت کے دریا بہا دیئے۔ اور لوگوں میں اخلاقِ محمدی ﷺ اور اتباع نبوی ﷺ کی بنیاد پر ''ایمان'' کی عظیم الشان عمارت سنتِ مصطفی اور عشق احمد ﷺ کی سرور بھری روحانی فضاء میں قائم کر دیا۔ اور اپنی حیاتِ مطہرہ کو شریعت ' طریقت اور حقیقت کے سانچے میں ڈھال کر یوں پیش کیا کہ زمانہ عش عش کر اُٹھا۔ اور ثابت کر دیا کہ سالک کے لیے اتباع رسول ﷺ ہی حُب رب

Marfat.com

ذوالجلال ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران۔ ۳۱)

(اے محبوب) آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو اپنا محبوب بنالے گا

حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کے چہرۂ مبارک پر انوار و تجلیات کی کثرت کے باعث نور کا ایک ہالہ سا پڑا رہتا جو ہر خاص و عام کو محسوس ہوتا۔ جب آپؒ بیان فرمارہے ہوتے تو مجلس مبارک میں موجود ہر خاص و عام ' عالم و جاہل اصحاب کو آپؒ کے الفاظ سینوں میں اُترتے محسوس ہوتے اور ہر بیان کردہ نکتہ ذہن نشین ہوجاتا۔ سننے والوں پر خشیت الٰہی ' اس قدر طاری ہوتی کہ لوگ چیخیں مار ' مار کر روتے۔ آپؒ آخری ایام میں مکمل طور پر صحت مند اور توانا تھے۔ آپؒ صرف دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۱۰ شوال المکرم ۱۳۷۰ ھجری بمطابق 15 جولائی 1951ء بروز اتوار بوقت عصر اس دار فناء سے دار بقاء کی طرف رحلت فرماگئے۔

تاریخ وفات

قیام پاکستان کے بعد حضور قبلہ عالمؒ کے فرزند اکبر صاحبزادہ بشیر احمد بصرہ سے تشریف لے آئے۔ آپؒ نے ان تین ' چار سالوں میں انہیں تمام امور ظاہری و باطنی ' خدمت خلق و زائرین ' درس و تدریس ' مہمانداری اور امور آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے بطریق احسن آگاہ فرمادیا۔ مورخہ 20 ذیقعد 1370ھ بمطابق 24 اگست 1951ء جمعۃ المبارک قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروری ثم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہلم شریف کا دن تھا۔ اسی مسجد محلہ اعواناں میں ایک اجتماع کثیر میں حضرات القدس نقشبندیہ یعنی پیر چوراہی حضرت خواجہ پیر محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی (سجادہ نشین چورہ شریف) وجناب پیر علی حسین شاہ صاحب (سجادہ نشین علی پور شریف) وخلیفہ محمد سعید صاحب (سجادہ نشین آلو مہار شریف) وغیرہم نے دیگر مریدین و علمائے کرام ' خلفائے عظام کی موجودگی میں صاحبزادہ مولانا بشیر احمد صاحبؒ کو مرکز کا امیر جماعت منتخب کر کے رسم دستار بندی ادا کی اور آپؒ کے درگاہ نقشبندی مجددی کا سجادہ نشین و متولی ہونے کا اعلان کردیا۔ سجادہ نشین درگاہ نقشبندیہ مجددیہ منتخب ہونے کے بعد صاحبزادہ صاحبؒ نے آستانہ کی عظمتوں اور ضرورتوں کے عین مطابق فریضہ حق سرانجام

Marfat.com

دیا۔نماز جمعہ خود پڑھاتے اور ایسا پڑھاتے کہ لوگ دور دراز سے وعظ سننے آیا کرتے رش اتنا ہوتا کہ راستے بند ہوجاتے۔آپؒ کی خدمت میں پہنچ کرلوگ چند لمحوں کے لیے اپنے تمام غم و آلام بھول جاتے اور اپنے خالق حقیقی سے لو لگا لیتے۔آپؒ نہایت مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے فوراً مقبول بارگاہ ہوتی۔آپؒ پورے طور سے اپنے والد گرامی قدر کے مشن کو پورے استقلال سے آگے بڑھاتے رہے' ۶ ذیقعد ۱۳۸۵ھ بمطابق ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء آپؒ نے دار فناء سے دار بقا کی جانب کوچ فرمایا۔آپ کے وصال کے بعد آپؒ کے بڑے صاحبزادے صاحبزادہ عبدالحمید صاحب کی دستار بندی بزرگانِ چورہ شریف حضرت خواجہ محمد شفیع چوراہی صاحبؒ نے فرمائی۔صاحبزادہ عبدالحمید افندی صاحب ماشاءاللہ آج کل دربار عالیہ نقشبندیہ رنگپورہ شریف کے امیر ہیں۔دستار بندی کے وقت صاحبزادہ عبد الحمید افندی صاحب سعودی عرب میں بغرض ملازمت مقیم تھے لہذا آپ نے اپنے برادرِ صغیر صاحبزادہ نورالحق صاحب کی دستار بندی فرمائی اور اُن کو دربار شریف کا امیر مقرر کیا۔

کیسی برکتوں والی ہے یہ زمیں جس پر حضور باباجی چوراہیؒ کے قدم بار بار لگے ہیں۔جہاں پر حضور ہادی پاکؒ ' پیر سید چنن شاہ صاحبؒ' پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ لاثانی اور پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ (امیر ملت) حافظ عبدالکریم صاحب راولپنڈی والے' حضور باولی شریف والے' مولانا شیر محمد شرق پوریؒ ' امام الدین رائے پوریؒ ' خواجہ محمد سیّد شاہ صاحبؒ بار بار تشریف فرما ہوئے ہیں اور حضور فضل شاہ صاحب ' حضور سلطان العارفین حافظ فتح الدین صاحبؒ ' حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ اور مولانا بشیر احمد صاحبؒ جیسی عظیم المرتبہ ہستیاں آرام فرما ہیں۔

Marfat.com

حضور قبلہ عالم، محبوب بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جامیٔ عصر

امام الاولیاء

حضرت قبلہ مولانا محمد حسین پسروری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

کیسا مبارک ہے وہ خاندان جہاں حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروری ؒ جیسی شخصیت جنم لیتی ہیں۔اور کتنے مقدس ہیں وہ مقام وہ در و دیوار جہاں حضور کی ولادت ہوئی' جہاں حضرت کا بچپن گزرا۔وہ گلیاں جنہوں نے ایسی پاک طینت ہستی کو جوان ہوتے ہوئے دیکھا۔کتنے عظمت والے ہیں وہ والدین جن کی گود میں مولانا جیسی عظیم ہستی نے آنکھ کھولی۔وہ جن کے سبب سے اُن کے والدین کا نام دنیا و آخرت میں روشن ہو گیا۔

حضرت مولانا نور احمد امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متبحر عالم و فاضل اور کئی مشہور کتابوں کے مصنف ہو گزرے ہیں۔مولانا نور احمد حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔بعدہٗ آپ سلسلہ نقشبندیہ میں حضور حضرت شاہ ابوالخیر دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوئے اور روحانیت کے نہایت اعلیٰ مقامات پر پہنچے۔بزرگ آپ کو اپنے وقت کے قطب قرار دیتے تھے۔حضور مولانا نور احمد صاحبؒ امرتسر کی جامع مسجد نور میں دفن ہیں۔یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رہے کہ مولانا نور احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے بھائی تھے۔

مولانا نور احمد کے والد حکیم شہاب الدین ۱۸۶۵ء میں وفات پا گئے۔تو اُن کی والدہ ماجدہ حسن بی بی کا نکاح حکیم رحمان بخش صاحب کے بیٹے حکیم فضل دین صاحب سے ہوا۔حکیم فضل دین صاحبؒ اپنی پہلی بیوی اور بیٹے مولانا جلال الدینؒ (والد بزگوار ڈاکٹر عبدالواحد ' سرینگر والے) کو پسرور محلہ سیداں چھوڑ کر اپنے مرشد کے پاس موضع کلوئے (چونڈہ) مستقلاً چلے گئے ہوئے تھے۔آپ کے مرشد ہر وقت جذب و کیف کی حالت میں رہتے تھے اور یہ اُن کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔شاید یہ اُن کی اس عظیم خدمت کا انعام تھا کہ ایسا دُرِ نایاب (مولانا محمد حسینؒ) اُن کی جھولی میں ڈال دیا گیا۔اور اُن کو مولانا کے والد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔اس مقام پر یعنی موضع کلوئے میں حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ رونق افروز دنیا ہوئے۔حکیم فضل دین صاحبؒ کی مرقد پُر انور موضع

Marfat.com

کلوئے میں موجود ہے۔

اُن کی پیدائش مبارک بھی عین سنت نبوی ﷺ سے مطابقت لیے ہوئے تھی۔ آپؒ جب دنیا میں تشریف لائے تو آپ کے والد گرامی آپ کی پیدائش سے اٹھارہ (۱۸) روز پہلے رحلت فرما چکے تھے۔ اگرچہ بظاہر تو یہ ایک عظیم صدمہ تھا مگر اسمیں پوشیدہ حکمتیں وہ ربِّ عزت ہی جانتا ہے۔ یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ خدا پاک نے خود اپنے اس مقبول اور محبوب بندے کو اپنے حبیب پاک ﷺ کی سنت پر دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے ہی عملی طور پر چلا دیا۔ حضور مولانا کی پیدائش سیالکوٹ کے نواحی گاؤں'' گڈگور '' میں بمطابق ۱۸۷۰ء ہوئی۔ نو (۹) ماہ کے تھے کہ والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئیں۔ اور یوں اس چھوٹی سی عمر میں آپؒ کو اس عظیم سانحے سے دوچار ہونا پڑا۔

یہ حقیقت ہے کہ مبداء فیاض نے اُن کو پیدائش ہی سے روحانی اطوار واقدار سے مالا مال کر رکھا تھا اور اُس وقت کے بزرگوں نے اس بات کا ہمیشہ اظہار فرمایا کہ مولانا محمد حسین فطری طور پر (مادر زاد) ولی اللہ تھے۔ جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ تر روحانی درجات کے ساتھ منصۂ شہود پر آئے اور ایک عالم اُن سے مستفید ہوا ' ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

اگرچہ اس زمانے میں تحصیل علم کے سلسلے میں بے پناہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا کہ ذرائع نقل وحمل نہ ہونے کے برابر تھے۔ تاہم آپؒ کو ابتدائی وثانوی تعلیم کے اختتام کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے لاہور بھجوایا گیا۔ آپؒ نے پنجاب اورینٹل کالج ' لاہور سے عربی میں فاضل کیا ' جو تقریباً آج کل کے ایم۔ اے کے برابر ہے۔ چونکہ شروع سے ہی آپؒ کا فطری جھکاؤ دینی علوم کی طرف تھا لہذا آپؒ نے طب ' فقہ ' منطق ' فلسفہ ' تفسیر اور حدیث شریف میں خصوصی دسترس حاصل کی۔ آپؒ کے اندر علم حاصل کرنے کی انتہائی تڑپ تھی۔ جس کا ثبوت دھیرے دھیرے ایک بہت بڑے ذاتی کتب خانے کی صورت میں سامنے آیا۔ جس میں بے شمار نادر ونایاب کتب موجود تھیں۔

مولوی فاضل مکمل کرنے کے ساتھ ہی فقہ حدیث وتفسیر کے علاوہ علوم معقول ومنقول سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اور لاہور سے واپسی پر پسرور گورنمنٹ ہائی سکول میں بطور مدرس اعلیٰ عربی زبان

Marfat.com

ملازمت کا آغاز کیا۔ آپؒ کی ذات انور میں ایک بہترین معلم کی تمام تر خوبیاں موجود تھیں۔ آپ کا طرز تعلم ایسا دل نشین ہوتا تھا کہ کم سے کم استعداد رکھنے والے طالب علم بھی بخوبی مطالب و معنی سمجھ لیتے۔ طلبہ اور اساتذہ آہستہ آہستہ آپؒ کی ذہانت اور اعلیٰ قابلیت کے قائل اور معترف ہوتے گئے۔ طلبہ کا رجوع قابل رشک تھا۔ سننے میں آیا ہے کہ نالائق اور بے ذوق طالب علم بھی آپؒ کی نگاہِ فیض رساں کے باعث علم کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

اسی دوران آپؒ پسرور کی شاہی مسجد میں درس قرآن وحدیث بھی دیتے تھے اور ساتھ ہی خطیب کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔ ۱۹۲۲ء تک آپ پسرور گورنمنٹ ہائی سکول میں ملازمت کرتے رہے ' پھر اسی سال آپ کا تبادلہ ڈیرہ بابا نانک ہو گیا۔ مگر آپ نے جانے سے انکار کر دیا۔ اور ملازمت سے استعفٰی دے دیا۔ اور مستقل طور پر شاہی مسجد پسرور میں قرآن وحدیث کی تدریس کا کام سنبھالا۔

۱۹۲۵ء میں آپؒ نے اپنے کچھ رفقاء کو ساتھ لے کر " انجمن تبلیغ الاسلام ' پسرور " قائم کی۔ اور اس کے صدر مقرر ہوئے۔ اس انجمن نے ہندوؤں ' سکھوں ' عیسائیوں اور مرزائیوں میں زبردست تبلیغی کام کیا۔ اور حصوصی لٹریچر کے ذریعے خلق خدا میں دین حق کی محبت پیدا کی اور چھوٹے چھوٹے دینی مسائل کے سلسلے میں بھی رہنمائی فراہم کی۔ ہر قسم کا دینی لٹریچر ' کتابچے ' علمی تبلیغ کا سلسلہ ' رشد و ہدایت کے مراکز قائم کرنا اور دینی محافل ومجالس کا اھتمام کرنا اس انجمن کے فرائض میں شامل تھا۔ اس انجمن کے جملہ کارکن انتہائی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض ادا کرتے ' جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انگریزوں کی غلامی کے اس پر آشوب دور میں عوام کے لیے مثبت رہنمائی کا راستہ کھلا رہا۔ پسرور کی شاہی مسجد میں وہ رجسٹر محفوظ ہے جس پر اُن تمام ہندوؤں ' سکھوں اور دوسرے غیر مسلموں کے نام درج ہیں جنھوں نے حضور قبلہ عالمؒ کے دست حق پرست پر دین اسلام قبول کیا اور فلاح دارین پائی۔

اس کے علاوہ حضور قبلہ عالمؒ کا معمول تھا کہ آپ " انجمن تبلیغ الاسلام ' چونڈہ " کے سالانہ جلسوں میں بھی ہر سال شرکت کرتے۔ اس انجمن نے بڑے زبردست تبلیغی کارنامے سرانجام دیئے۔

Marfat.com

جس کی وجہ سے انجمن کی دھوم اور شہرت پورے ہندوستان میں عام ہوگئی ۔ باقاعدہ تبلیغی جلسوں اور دوسرے تبلیغی پروگراموں سے ہندو قوم کے رہنماؤں میں لرزہ پیدا ہوگیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس انجمن کے جلسے اور تبلیغی وفود کے دورے ہندوستان بھر میں شروع ہوئے اور جوق در جوق غیر مسلموں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا تو ہندوؤں اس تبلیغی مشن سے انتہائی خوف زدہ ہوگئے۔ اور حاکمانانِ ہند کو بھی یہ بات گراں گزری۔ علمی اور تبلیغی اثرات کا اندازہ مسٹر گاندھی کے ان الفاظ سے بخوبی ہوجاتا ہے کہ

"اگر ایسی اور چند انجمنیں معرضِ وجود میں آگئیں تو ہندوستان میں کوئی بھی ہندو نظر نہیں آئے گا۔"

(وقائعِ سیالکوٹ اور روزنامہ پنجابیت ۳۴۔۱۰۔۰۷)

چنانچہ ۱۹۳۴ء میں مہاتما گاندھی کے ایما پر ایک ہندو مشن چونڈہ آیا اور چونڈہ میں تبلیغی جلسے کا اہتمام ہوا۔ ایک ہندوٗ مسلم مناظرہ بھی انہی دنوں آریہ سماج چونڈہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کی نمائندگی "حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ "اور "مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی" نے کی جس میں ہندوؤں کو شکست فاش ہوئی۔

حضور قبلہ عالمؒ کا طریق اتحاد و یگانگت تھا۔ آپ مسلمانوں کے سبھی فرقوں میں حسن سلوک، رواداری اور صلح جوئی کے جذبات اُجاگر کرنے میں کوشاں رہتے۔ مسلمانوں کو بھائی بھائی بننے کی تلقین فرماتے اور تفرقہ بازی میں پڑنے کی بجائے متحد ہوکر عالم اسلام کی خدمت کا شعور پیدا کرتے۔ آپؒ فرمایا کرتے کہ "اپنے ان بھائیوں کو اس طرح دور نہ کرو کہ دشمن ان سے فائدہ اٹھالے جائیں۔"

آپؒ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپؒ عقیدت مندوں کو وظائف کی کثرت نہیں بتایا کرتے تھے صرف دینی مسائل سمجھاتے۔ دین کے ضروری نکات واضح کرتے اور فرائض کو درست اور صحیح انداز میں ادا کرنے کی ترغیب دیتے۔ قرآن پاک کو درست پڑھنے اور یاد کرنے کی تلقین کرتے۔ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کی صحبت کا ایک لازمی جزو تھا۔ کہ جو بھی آپؒ کی صحبت میں صدق دل سے پہنچا یہ دولت لے کر ہی گیا۔

حضور سلطان العارفین خواجہ حافظ فتح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام زندگی آستانہ عالیہ

Marfat.com

رنگپورہ شریف ' سیالکوٹ پر عشقِ رسول ﷺ میں فنا ہو کر بسر کی۔ آپ وہ فقیر راہِ سلوک تھے تھے جو جذب وکیف کی منزل شاہانہ پر بھی متمکن ہو۔ آپؒ نے یقیناً خدا تعالیٰ سے دعا مانگی ہو گی کہ خدائے ربّ ذوالجلال ایک ایسا روحانی فرزند عطاء فرما جو اُن کی تمام تر روحانی فتوحات کا وارث بن سکے۔ آپؒ مستجاب الدعوات تھے۔ کہ خدائے بزرگ و برتر نے ایسا فرزند عطاء کیا جس کی نظیر نہ تھی۔ ایسا بابرکت اور مبارک فرزند عطاء ہوا کہ زمانے نے دیکھا اور زمانہ بھول نہ پائے گا کہ وہ فرزند اپنے مقام میں منفرد تھا۔

ایک عقیدت مند بیان کرتے ہیں کہ اُنھوں نے یہ بات خود اپنے کانوں سے سنی ہے کہ حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ نے بیان فرمایا کہ اُن کا حضور قبلہ سلطان العارفینؒ سے تعلق روحانی تقریباً چار سال کی عمر میں ہو گیا تھا۔ اور اِس ننھی سی عمر سے حضور قبلہ سلطان العارفین نے اُن کو اپنی تربیت خاص اور اپنی نگاہ فیض رساں میں لے رکھا تھا۔

بہرحال ظاہری طور پر حضور قبلہ عالمؒ کا یہ معمول تھا کہ حضور موسمی تکلیفوں کی پرواہ کیے بغیر ' ذاتی تکلیفوں کی پرواہ کیے بغیر ' ہر روز بلا ناغہ گورنمنٹ ہائی سکول پسرور میں کار درس و تدریس مکمل کر کے اور گھریلو ضروری ذمہ داریوں کو نمٹا کر ' گھوڑی پر پسرور سے سیالکوٹ رنگپورہ شریف کا رخ کرتے جہاں حضور قبلہ سلطان العارفین حضرت حافظ فتح الدین صاحبؒ کا ڈیرہ مبارک تھا۔ نمازِ عشاء اپنے مرشد پاک کے ساتھ ادا کرتے اور پھر تمام رات مرشد پاک کی خدمت گزاری میں بسر کرتے اور غالباً نمازِ فجر یا نمازِ تہجد پڑھ کر مرشد پاک سے اجازت حاصل کر کے دوبارہ پسرور کا سفر اختیار کرتے۔ حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کی اس پر خلوص خدمت گزاری ' بے لوث محبت ' والہانہ لگاؤ اور بے پناہ ریاضت و مشقت کا دور کوئی ایک یا دو دن یا ہفتوں پر مشتمل نہ تھا بلکہ سالہا سال پر پھیلا ہوا ہے۔

۹ شعبان ۱۳۱۴ ' ھ کو قبلہ سلطان العارفین حافظ صاحبؒ نے وصال فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

Marfat.com

حضور سلطان العارفینؒ کے وصال کے بعد دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ' رنگپورہ شریف امیر جماعت سے خالی ہوگیا۔ چنانچہ جب حضور شیخ المشائخ 'قطب العالمین' خواجہ خواجگان حضرت بابا جی فقیر محمد صاحب چوراہیؒ اپنے جملہ خلفائے کرام کے ساتھ برائے ختم شریف و فاتحہ خوانی رنگپورہ شریف تشریف لائے۔ تو اس اجتماع عظیم میں حضور قبلہ والاؒ نے خصوصیت کے ساتھ اُس " شہبازِ علم و معرفت " کو اِس عظیم اور عالی مرتبہ دربار شریف کا امیر جماعت اور سجادہ نشین مقرر کیا جو قبلہ سلطان العارفین حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ کی آنکھوں کا تارا' اُن کی نگاہ پر تاثیر کا پروردہ تھا۔ اور حضور قبلہ سلطانِ چوراہیؒ کی نگاہوں کا خاص مرکز و محور تھا۔ وہی جن کو آج دنیا " قطب اقطاب مولانا محمد حسین پسروری ثم سیالکوٹیؒ " کے نام سے جانتی ہے۔

حضور مولانا محمد حسین پسروریؒ نے اپنے مرشد پاک کے ظاہری طور پر پردہ فرمالینے کے بعد بھی اپنے عشق و وفاء کے طریق کو اس طرح قائم رکھا کہ ہر جمعرات کو قبلہ گاہیؒ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے رہے۔ اور ۹ شعبان ۱۳۱۵ھ کو حضور سلطان العارفین حافظ فتح الدینؒ کے پہلے عرس پاک کی بنیاد رکھی۔ اور اپنی حیات پاک کے بقیا چھپن ۵۶ سالوں میں بلا ناغہ ہر سال ۹ شعبان المعظم کو اپنے مرشد پاک کا عرس پاک نہایت وسیع و عریض پیمانے پر عین سنت مبارکہ اور شریعت مطہرہ کے مطابق مناتے رہے۔ اِن عرسوں کو جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ اَب بھی ان عرسوں کی رونق اور روحانی فضاء کو یاد کر کے اشک بار ہوتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ عرس مبارک تین دن تک جاری رہتا تھا۔ اور اِس عرس پاک میں شرکت کے لیے بہت دور دراز سے نا صرف زائرین اور مریدین تشریف لاتے بلکہ اِس مبارک تقریب میں دور دراز سے جید علماء اور فقہا عظام اور مشائخ بھی نہایت ذوق و شوق اور محبت سے شامل ہوتے۔ رونق کا یہ عالم ہوتا کہ دربار شریف کے اردگرد تقریباً ایک ایک فرلانگ تک تل دھرنے کی جگہ نہ ہوتی۔ علی پور شریف سے پیر جماعت علی شاہ صاحب لاثانی سرکار اور پیر جماعت علی شاہ صاحب ثانی سرکار کی خصوصی شرکت ہوتی۔ چورہ شریف سے خواجہ خواجگان بابا جی فقیر محمد علیہ الرحمۃ اور آپؒ کے وصال کے بعد آپ کے ہونہار سپوت حضور پیر طریقت 'شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد سیّد شاہ صاحبؒ و

Marfat.com

پیر حیدر شاہ صاحبؒ المعروف پیر کالی چادر والے' اِن کی خصوصی آمد ہوتی۔ اس کے علاوہ آستانہ عالیہ آلومہار شریف کے بزرگان اور امرتسر سے حضور قبلہ عالم مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسریؒ اور اُن کے صاحبزادگان' باولی شریف جہلم کے بزرگان کی خاص آمد ہوتی۔ اور خاص طور پر سرہند شریف سے حضور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی درگاہِ خاص کے سجادہ نشین اُن کے خلفاء اکرام اور اجمیر شریف سے تعلق رکھنے والے مختلف بزرگوں کی بھی آمد ہوتی۔

حضور قبلہ عالمؒ کی عبادات مجاہدات اور روزمرہ کے معمولات بعینہٖ سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق تھے۔ بلکہ اس قدر متابعت حاصل تھی کہ اگر کسی نے احادیث کی کتب مبارکہ میں آپ ﷺ کی عبادات اور سنن مبارک کے متعلق نہ بھی پڑھا ہو تو وہ صرف حضور قبلہ عالمؒ کو دیکھ لیتا 'اُن کی طرز زندگی کا بغور مطالعہ کر لیتا تو اُس کو بہت ساری سنن مبارک کا پتہ چل جاتا کہ آپ ﷺ کا طرز عمل کیسا تھا۔

آپؒ کا چہرہ مبارک نہایت دلنشین تھا' چہرہ مبارک پر ہر وقت ہلکے سے تبسم کی کیفیت رہتی۔ جس کسی نے بھی آپؒ کا دیدار ایک مرتبہ بھی کر لیا ساری عمر آپؒ کے چہرہ انور کو فراموش نہ کر سکا۔ ماتھے پر نور کی چمکتی کرنیں' مہندی لگی سرخ داڑھی مبارک' انوار الٰہیہ اور عشق رسول کریم ﷺ سے تمتماتا ہوا سرخ و سفید چہرہ مبارک' ستواں ناک مبارک' لمبی پلکیں' متبسم نگاہیں' اکثر مبارک ہونٹوں کے آگے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں رکھ لیتے' میانہ زلفیں' لوگ آپؒ کے چہرہ مبارک پر پڑنے والے انوار و تجلیات کی نورانیت کے متحمل نہ ہوتے اور آپؒ کے چہرہ انور کی ضیاء پاشیوں کو برداشت نہ کر پاتے بیشتر وقت آپؒ اپنے چہرہ انور کو ایک سفید رومال سے پردہ دیئے رہتے۔

آپؒ کا مزاج مبارک انتہائی نرم خُو تھا' آواز مبارک نہایت شیریں تھی' جب گفتگو فرماتے تو انتہائی متانت سے یوں کہ ایک ایک لفظ واضح' جدا جدا اور سننے والے کے دل و دماغ میں اُترتا ہوا محسوس ہوتا۔ گویا عین سنت نبوی ﷺ کے مطابق۔ جب آپؒ گفتگو کا آغاز فرماتے تو سننے والوں پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی کہ وہ ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ آپؒ کے رعب و جلال کی کیفیت اس قدر ہوتی

Marfat.com

کہ کوئی شخص بھی آپؒ کے چہرہ انور کی طرف دیکھ کر بات نہ کر سکتا تھا۔

آپؒ نے تمام عمر سنت مبارک کے مطابق صرف سفید لباس زیب تن کیا۔ اکثر کھدر کا سفید لباس پہنتے۔ سر مبارک پر اکثر عمامہ شریف باندھتے لیکن عمامہ شریف کے علاوہ ٹوپی بھی استعمال فرماتے۔ لباس مبارک کے ساتھ ایک چادر مبارک بھی اوڑھتے۔ لباس مبارک کے متعلق حضور قبلہ عالمؒ کے پیش نظر قرآن پاک کی آیت مبارک وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور اپنے کپڑے پاک رکھو (سورہ المدثر ۴) ہمیشہ رہی کہ اس معاملے میں آپؒ بہت احتیاط فرماتے۔ آپؒ کے کپڑے اور بستر کی چادریں وغیرہ مکمل احتیاط کے ساتھ دھوئے جاتے۔ حتیٰ کہ نئے کپڑے بھی پہننے سے پہلے دھلوا کر پاک کیے جاتے۔ جن اصحاب کا پاک صاف ہونا درجۂ یقین تک پہنچا ہوتا صرف وہی آپؒ کے زیر استعمال چیزوں کو اُٹھاتے اور رکھتے۔

ہر چند کہ حضور قبلہ عالمؒ کی عمر مبارک کافی ہو چکی تھی (قریباً اسی سال) مگر آپؒ کی چال مبارک سبک اور تیز تھی۔ قدم نہایت نرم اور آہستگی سے زمین پر پڑتا، پھر یوں محسوس ہوتا کہ آپؒ بلندی سے اترائی کی طرف اُتر رہے ہیں۔ جوان ساتھی ساتھی دوڑ دوڑ کر ساتھ چلتے۔ (گویا کہ حضور قبلہ عالم اس معاملے میں بھی عین سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھے) ہر چند کہ حضور قبلہ عالمؒ کا قد مبارک میانہ تھا مگر اپنے ساتھیوں میں بلکہ لاکھوں اور ہزاروں کے مجمع میں بھی آپؒ خود بخود نمایاں، ممتاز اور سب سے سرفراز نظر آتے۔ (خدا تعالیٰ اپنے رسول کریم ﷺ پر اور اُن کے صدقے میں آپؒ پر لاکھوں کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے کہ یہ کمال متابعت اور عنایتِ رسول کریم ﷺ ہے)۔

حضور قبلہ عالمؒ کے وجودِ پُر انوار سے ایسی پاک اور فرحت بخش مہک آتی رہتی تھی کہ جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ سخت گرمیوں میں (جبکہ اُس وقت بجلی کے پنکھوں وغیرہ کی سہولت بھی نہ تھی) پسینہ وغیرہ آنے کے باوجود یہ کیفیت قائم رہتی۔ بلکہ کبھی تو یوں محسوس ہوتا کہ آپؒ کا پسینہ مبارک ہی سے خوشبو آتی ہے۔

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے حضور قبلہ عالمؒ کو اعلیٰ ذہنی و روحانی قوتوں کے ساتھ ساتھ جسمانی قوتوں سے

Marfat.com

بھی نوازا تھا۔ گو آپؒ کا زیادہ وقت تحصیل علم اور عبادت الٰہی میں بسر ہوتا تھا۔ لیکن آپؒ کی صحت اور اعصاب باقاعدہ ورزش کرنے والوں سے بھی زیادہ توانا اور مضبوط تھے۔

حضور قبلہ عالمؒ ہمیشہ سادہ غذا پسند فرماتے۔ آپؒ کا معمول تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک وقت کا کھانا کھاتے۔ کبھی تو یہ کھانا بعد نماز ظہر ہوتا اور کبھی بعد نماز مغرب۔ میٹھے سے آپؒ کو بہت زیادہ رغبت نہ تھی مگر سویاں شوق سے تناول فرماتے۔

آپؒ رمضان شریف کے علاوہ بھی اکثر روزے سے ہوتے۔ حالانکہ عمر مبارک کافی ہو چکی تھی اور ظاہری ضعف بہت حد تک غلبہ پا چکا تھا۔ رمضان مبارک میں نماز تراویح میں اکثر پانچ پارے پڑھے جاتے لیکن ایسا بھی ہوا کہ نماز تراویح میں اُنیس ، اُنیس پارے بھی پڑھے جاتے رہے (نمازِ تراویح کے بعد نماز تہجد میں بھی پانچ سپارے سماعت فرمانا آپؒ کا معمول تھا۔) اور حضور قبلہ عالمؒ اس تمام دورانیے میں قیام فرماتے حالانکہ عمر مبارک (تقریباً اسی ۸۰ سال) اور بدن مبارک کمزور ہو چکا تھا۔ باقی نمازی حضرات تھک کر بیٹھ بھی جاتے جن میں جوان لوگ بھی شامل ہوتے مگر آفرین ہے حضور قبلہ عالمؒ کے عشق صادق پر۔ اس دوران حفاظ کرام کی خدمت کا خاص خیال رکھا جاتا۔ انہیں دودھ ، بادام ، پھل اور بہترین غذائیں فراہم کی جاتیں۔ ریاست جموں کے حافظ غلام رسول صاحب ، حافظ محمد عالم صاحب اور حافظ عبدالعزیز صاحب ، گوجرانوالہ کے حافظ ابراہیم صاجب (جو کہ نابینا تھے) یہ سب حضرات رمضان المبارک میں باقاعدگی سے حضور قبلہ عالم کے پاس قیام فرماتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔

بتایا جاتا ہے کہ دوران نماز جب قرآن حکیم کی قرات کی جارہی ہوتی تو حضور قبلہ عالم کے سینہ انور سے سوز و گداز کی وجہ سے ایسی آواز سنائی دیتی جیسا کہ کسی بہت بڑے برتن میں جوش پیدا ہوتا ہے تو آواز سنائی دیتی ہے۔ جو حضرات اُس مبارک وقت ، اُس پاک جماعت میں آپؒ کے ساتھ موجود ہوتے وہ بیان کرتے ہیں کہ کبھی قرآن پاک کی سماعت کے دوران آپؒ کے سینہ انور سے ایسی آواز سنائی دیتی یا آپؒ سے ایک آہ کی سی آواز سنائی دیتی تو یوں محسوس ہوتا گویا نور کے شعلے چاروں طرف

Marfat.com

لکھے ہیں۔

حضور قبلہ عالمؒ کا معمول مبارک یوں تھا کہ سنت مبارک کے مطابق رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ دیر آرام فرماتے۔ پھر اس کے بعد بیدار ہو کر' وضو فرماتے (حضور قبلہ عالمؒ کا معمول مبارک تھا کہ ہر نماز کے لیے وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو فرماتے' خود تو آپؒ ہر وقت باوضو ہوتے ہی مگر ساتھ ساتھ اپنے عقیدت مندوں کو بھی باوضو رہنے کی ہدایت فرمایا کرتے) اور ادائیگیٔ نوافل میں مشغول ہو جاتے اور نماز فجر سے کچھ دیر پہلے تک یہی معمول رہتا' اس کے بعد سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق سنت نماز فجر اور کچھ توقف کے بعد نماز فجر کے فرض با جماعت ادا فرماتے۔ اور پھر حدیث شریف کے مطابق اُسی جگہ تشریف فرما ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور مراقبہ فرماتے اس دوران کسی قسم کی کوئی گفتگو نہ فرماتے اور پھر سورج کے طلوع ہو جانے کے بعد نماز اشراق ادا فرماتے۔ اور زائرین سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جاتا' اُن کے مسئلے مسائل سنے جاتے اور حل کے لیے مناسب چارہ کیا جاتا۔ پھر سنت مبارک کے مطابق قیلولہ فرماتے۔ ادائیگی نماز ظہر اور تقریبا ہر نماز کے بعد درس قرآن و حدیث شریف ہوتا اور حلقہ کی صورت میں ذکر و توجہ کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہتا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حلقہ کی صورت میں ختم خواجگان پڑھا جاتا اور حدیث مبارک کے مطابق حضور قبلہ عالمؒ کامل خاموشی اختیار فرماتے تا وقتیکہ نماز مغرب ادا فرماتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ نماز مغرب تا نماز عشاء زائرین و سائلین کی آمد و رفت جاری رہتی اور اُن پر توجہ فرمائی جاتی۔

حضور قبلہ عالمؒ کا معمول پاک تھا کہ آپؒ جس علاقے یا بستی میں تشریف لے جاتے تو زیادہ تر قیام مسجد میں ہی فرماتے اور وہاں اُن مساجد میں ضرور نوافل ادا فرماتے جن مساجد کا تعلق کسی بھی بزرگ ہستی (ولی اللہ) سے کسی بھی زمانے میں رہا ہوتا۔ سیالکوٹ اور پسرور کی اکثر مساجد میں آپؒ اس نیت سے اکثر تشریف لے جاتے اور نوافل ادا فرماتے۔

حضور قبلہ عالمؒ گھر میں اشیائے ضرورت فالتو حالت میں ہرگز نہ رکھتے۔ دربار شریف کے مصرف میں سے جو کچھ بچ رہتا' محلے میں ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا۔ جس دن آپؒ کا وصال ہوا چند

Marfat.com

آنے ایک گوشے میں پڑے ہوئے تھے۔

حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کے وعظ و نصیحت کی کیفیت بھی عام واعظین سے نہایت جداگانہ اور مختلف تھی ۔ سنت مبارک کے مطابق دوران وعظ آپؒ کے ہاتھ میں عصاء ہوتا۔ جب آپؒ وعظ فرمارہے ہوتے تو آپؒ کی زبان پاک کے اثر سے حاضرین پر خشیت الٰہی کی اس قدر شدید کیفیت طاری ہوجاتی کہ اکثر سامعین پر اونچی آواز میں آہ وزاری اور شدید گریہ زاری کی کیفیت طاری ہوجاتی۔ لوگوں کے خوف خدا کی وجہ سے رنگ فق ہوجاتے اور لرزہ طاری ہوجاتا۔ اور یہ نہ تھا کہ یہ کیفیت کبھی کبھار ہوتی بلکہ آپؒ کے ہر وعظ میں سامعین کی یہی کیفیت ہوجاتی۔ جا بجا لوگ خدا کے خوف سے لوٹ پوٹ ' لرزہ براندام اور آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ' اور ہر ہر لفظ جو آپؒ کے لب مبارک سے بیان ہوتا سامعین کے دل و دماغ میں ایک انقلاب کی کیفیت پیدا کرتا جاتا۔ اور اس بات کے لیے کسی کے عالم یا کم پڑھے لکھے ہونے کی شرط نہ تھی' بلکہ یہ عنایت تو ہر خاص و عام کے لیے تھی۔ یقیناً حضور قبلہ عالمؒ کے وعظ مبارک کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے اس میں سلف صالحین کی محافل وعظ و نصیحت کا پرتو نظر آتا ہے۔ جب آپؒ وعظ فرمارہے ہوتے تو حاضرین کا مجمع سینکڑوں' ہزاروں کی تعداد میں ہوتا اور مسجد سے باہر بھی صفیں دور دور تک پھیلی ہوتیں بلکہ آس پاس کے گھروں اور مکانوں کی چھتیں اور گلیاں وغیرہ بھی لوگوں سے پُر ہوتیں۔ یہ آپؒ کی واضح کرامت ہے کہ سب لوگوں تک آپؒ کی آواز یکساں صاف پہنچتی حالانکہ لوگوں کا فاصلہ منبر سے کافی زیادہ ہوتا بلکہ مسجد سے بھی خاصی دور تک ہوتے اور کسی قسم کا آلہ مکبر بھی زیر استعمال نہ ہوتا۔ جب حضور قبلہ عالمؒ وعظ کے لیے تشریف لاتے تو خلقت کا ایک جم غفیر ہونے کے باوجود مکمل سکوت کی کیفیت طاری ہوتی' سب سامعین میں ادب واحترام کی نہایت عظیم کیفیت پیدا ہوجاتی۔ اس سلسلے میں ایک عقیدت مند ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ لاہور سے چند حضرات حضور قبلہ عالمؒ کے پاس تشریف لائے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو اُس وقت حضور قبلہ عالمؒ وعظ فرمارہے تھے جونہی وعظ کی آواز اُن لوگوں کے کانوں میں پڑی اُن پر ایک عجب روحانی کیفیت (خشیت الٰہیہ) طاری ہوگئی اور اُن لوگوں نے وہیں سے رونا شروع کردیا اور جوں جوں یہ کیفیت زیادہ

Marfat.com

ہوتی گئی ' اُن کی آہ وزاری بڑھتی چلی گئی۔ یہی عقیدت مند بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالمؒ کے وعظ کے دوران (باوجود اس چیز کے کہ میں مکمل طور پر اَن پڑھ ہوں) جو کچھ حضورؒ بیان فرما ہوتے ' وہ ہمارے دل ودماغ میں مکمل طور پر اُترتا ہوا محسوس ہوتا بلکہ ہمیں ان باتوں کی خود بخود سمجھ بھی آ جاتی۔

حضور قبلہ عالمؒ دوسروں کو نہایت درجہ ادب دیتے ' کبھی کسی شخص کو تُو یاں تم کہہ کر مخاطب نہ ہوتے خواہ وہ کوئی خادم ہوتا یا کوئی اجنبی۔ بلکہ اس بات کا تو اس حد تک خیال فرماتے کہ اگر کوئی دودھ پیتا بچہ بھی آپؒ کے پاس لایا جاتا تو بھی آپؒ اُسے تم یاں تو کہنے کی بجائے تُوسی (آپ) کہہ کر مخاطب فرماتے۔ لکھے ہوئے کاغذ کا ادب واحترام تو ایک طرف حضور قبلہ عالمؒ سادہ کاغذ کو بھی زمین پر نہ گرنے دیتے اور اس کا ادب فرماتے اور اس کی وجہ بیان فرماتے کہ اس کاغذ کا تعلق قرآن پاک سے ہوسکتا ہے ' اس پر قرآن پاک لکھا جاسکتا ہے لہذا اس کا ادب بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی تحریر اردو یاں فارسی زبان میں ہوتی تو اُس کے متعلق ارشاد فرماتے کہ ان زبانوں کے حروف قرآنی حروف ہیں اس لیے ان کا ادب و احترام ضروری ہے۔ اسی لیے حضور قبلہ عالمؒ تحریر شدہ کاغذ کو زمین پر نہ گرنے دیتے اور اس کا حتی الامکان حد تک ادب فرماتے۔

حضور قبلہ عالمؒ کی حیات پاک کا سب سے اہم معمول سائلین کی آمد پر نہایت شفقت اور خندہ پیشانی سے اُن کو خوش آمدید کہنا ' اُن کی خاطر مدارت کرنا اور اُن کی حاجت پوری کرنا تھا۔ اس معمول کی ایک مثال تو آپؒ کا وسیع دستر خوان تھا جس پر بعض اوقات ایک وقت میں سینکڑوں کے حساب سے کھانے والے ہوتے اور اُن سب حضرات کو نہایت شفقت سے کھانا کھلاتے۔ بعض اوقات تو یوں بھی ہوتا کہ حضور قبلہ عالم گھر میں کھانا تیار کرنے کے لیے پیغام بھجواتے حالانکہ اُس وقت کوئی ایسا مہمان موجود نہ ہوتا جو کھانا نہ کھا چکا ہو 'لوگ حیران ہوتے ' مگر کچھ دیر کے بعد مزید مہمان تشریف لے آتے اور یوں اُدھر سے وہ مہمان درگاہ نقشبندیہ مجددیہ میں قدم رکھتے اور دوسری طرف اُن کے لیے گرما گرم کھانا پہلے ہی دستر خوان پر موجود ہوتا۔ اکثر یہ بھی ہوتا کہ کوئی عقیدت مند حضور قبلہ عالمؒ کے پاس اپنے کسی مسئلے کے سلسلے میں آیا ہوتا ' آپؒ اس کے مسئلے کا حل فرماتے اور پھر اُس کی مالی حالت کو

Marfat.com

محسوس کرتے ہوئے اپنے پاس سے خفیہ طور پر اُس کی کچھ مالی مدد بھی فرما دیتے۔ گویا یہ تو ایسے طبیب ہیں کہ اپنے پاس سے دوا بھی دیتے ہیں اور ساتھ میں مالی مدد بھی۔ حضور قبلہ عالمؒ اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو بھی سائلین کو خالی ہاتھ بھیجنے اور اُن سے معیوب سلوک کرنے سے منع فرماتے۔

حضور قبلہ عالمؒ کے پاس آنے والے اصحاب ہی فقط آپؒ کی نگاہ کرم اور فیوض و برکات سے مستفیض نہ ہوتے بلکہ آپؒ کا فیض آنے والوں کے گھر والوں بلکہ خاندانوں تک پہنچتا رہتا۔ اور پھر وقت نے یہ ثابت کیا کہ آپؒ کا فیض صرف ایک ہی نسل تک مقید نہ تھا بلکہ آپؒ کا فیض مبارک نسل در نسل چل رہا ہے۔ اور آج بھی ایسے افراد کثرت سے روضہ مبارک پر حاضری دیتے اور دلی مرادیں پاتے ہیں، جنھیں کبھی آپؒ کی زیارت کا شرف نہیں ملا۔ اُنھوں نے صرف اپنے بزرگوں سے آپؒ کی حیات مبارک کے حالات و واقعات سنے اور دل وجان سے آپؒ کے گرویدہ ہو گئے۔ اس سلسلے میں بے شمار واقعات ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان اپنے چاہنے والوں اور مخلصین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ معاندانہ رویہ رکھنے والوں اور دلوں میں کدورت ' عداوت اور جارحیت رکھنے والوں کے ساتھ اُسی حسن سلوک اور محبت کا برتاؤ رکھا جائے۔ حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کی حیات پاک ایسے ہی حُسن سلوک اور اخلاقی بلندیوں سے پُر ہے۔ اور اس کی ایک دو نہیں بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اور یہی تعلیم آپؒ نے ہمیشہ اپنے عقیدت مندوں کو بھی دی۔ آپؒ کے اس بہترین حُسن سلوک کا معترف ہر وہ شخص ہے جو کبھی ایک مرتبہ بھی آپؒ سے مکالمہ اور معاملہ کر چکا ہو۔ آپؒ کے اخلاق مبارکہ سے عشق رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ کا سیل رواں بہتا ہوا دکھائی دیتا اور آپؒ کے سینہ انور کا حال یوں تھا کہ

شدہ است سینہ من پر از محبت یار
برائے کینہ اغیار در دلم جا نیست

'' میرے دل میں اپنے دوست کی محبت اس قدر سما گئی ہے کہ کسی غیر کے لیے سینے میں کینہ رکھنے کی جگہ نہیں رہی ''

Marfat.com

نارووال شہر کے نزدیک موضع مہار شریف میں حضرت سید غلام نبی شاہ صاحبؒ ایک ولی کامل' یکتائے روزگار' عارف' متقی اور زاہد اکمل تھے۔ آپؒ کی خدمت اقدس میں حضرت میاں شیر محمد شرق پوریؒ' حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحبؒ (ایک روایت کے مطابق حضرت حافظ عبد الکریم صاحبؒ راولپنڈی والے بھی) اور حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق اکٹھے ہوتے مجلس کرتے' فیوض و برکات اور رشد و ہدایت حاصل کرتے۔ ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ کی بات ہے کہ حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ ایک طے شدہ وقت پر بوجوہ نہ پہنچ سکے تو حضرت شیر محمد شرق پوریؒ نے فرمایا کہ " حضرت مولانا پسروری تو ہماری مجالس کے سرتاج ہیں اور آپ کے بغیر مجلس میں وہ کیف اور سرور نہیں ہوتا جس کے لیے ہم اکٹھے ہوتے ہیں اور حضرت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ نے بھی اس کی تائید فرمائی"

حضرت حکیم خادم علی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبؒ سے ہاتھ ملانے سے قلب جاری ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت علامہ امام الدین رائے پوری اپنے وقت کے اجل عالم اور درویش تھے اور حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ آپؒ کہا کرتے کہ " قبلہ عالمؒ سلف الصالحین میں سے ہیں۔ آپ جیسا پاکباز' پارسا' خوف خدا رکھنے والا صاحب بصیرت اور عارف کامل اس زمانے میں پورے علاقے میں موجود نہیں۔ حضرت خواجہ خواجگان بابا جی فقیر محمد چوراہیؒ کے پاس حافظ عبد الکریم عیدگاہ شریف والے' پیر سید جماعت علی شاہ صاحبان ثانیؒ و لاثانی بیٹھے تھے کہ آپؒ نے حضرت جامیؒ کے بارے میں فکر انگیز نکات بیان کرنا شروع کر دیئے اور اُن کے مقام فنافی الرسول پر بات کرتے کرتے اچانک فرمایا " تو آؤ صاحبو! آج آپ کو 'مولانا جامی' سے ملوا دیں۔ " اتنے میں سامنے سے حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ آتے دکھائی دیئے۔ بابا جیؒ نے فرمایا " یہی مولانا جامی ہیں " ڈاکٹر جاوید اقبال نے ۱۹۶۰ء میں ایک مضمون ہفت روزہ " چٹان " میں چوہدری محمد حسین پر لکھا۔ چوہدری صاحب حضرت قبلہ عالمؒ کے مرید تھے اور علامہ اقبال کے دست راست بھی۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے اس مضمون میں ذکر کیا ہے کہ حضرت قبلہ عالمؒ کا روحانی تصرف

Marfat.com

بالواسطہ علامہ اقبال پر تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ علامہ اقبالؒ نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالے " مابعد طبیعات " کی تیاری کے دوران حضور قبلہ عالمؒ سے چوہدری محمد حسین کے ذریعے رہنمائی اور دعاء حاصل کی کہ سیالکوٹ میں ہونے کہ باعث اقبالؒ تک اُن کے علم وفضل کی شہرت پہنچ چکی تھی۔

اپنی رحلت سے تقریباً ایک ماہ قبل حضور قبلہ عالمؒ نے اپنے ایک عقیدت مند پروفیسر قاری غلام صادق صاحب کو ایک خط لکھا جس میں حضور قبلہ گاہیؒ نے واضح طور پر اپنے وصال مبارک کے متعلق ذکر کیا۔ یہ مکتوب مبارک ۳ جون ۱۹۵۱ء کو تحریر کیا گیا۔ (یہ خط بعد میں پروفیسر صاحب نے اپنی خودنوشت "خودی نہ بیچ ' غریبی میں نام پیدا کر " میں شائع کیا)۔ اس مکتوب مبارک کا متن درج ذیل ہے۔

"

عزیز من ' سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہوتا ہے وہی جو منظور خدا ہو ' سراسر معذور ' صعوبت سفر کو نہ برداشت کرنے والی ہستیاں' جسمانی روحانی ملاقات کو ترستی اور تڑپتی سفر آخرت کو تیار ہیں۔ کاش کہ اس کا کوئی حصہ توانا اور نونہال وجود موجود کو اظہار کرنے کا موقعہ دیتے۔

الحمدللہ آپ راضی ہیں اور یہاں سب طرح سے خیریت ہے۔ بزرگ ہستی اصل اس روز بابرکت شامل حال رہی۔ آج موضع مہار شریف میں ختم شریف کا اہتمام ہو رہا ہے۔ قبولیت کا شرف خدا کرے حاصل ہو۔ عزیز کو ارادہ میں رحمۃ اللعالمین ﷺ کی طفیل نیک عقیدہ اور ارادت کی برکت سے کامیابی حاصل رہے۔ ارادہ میں وما تشاؤن الا ان یشا اللہ پر عقیدہ حاصل رہے۔

والسلام

فقیر محمد حسین عفی عنہ

رنگپورہ ' سیالکوٹ

پروفیسر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ "مذکورہ خط جھنگ میں موصول ہو جانے کے باوجود نائب قاصد

Marfat.com

کی کوتاہی سے مجھے تین روز کے بعد ملا۔ خط کے متن سے ظاہر تھا کہ حضرت صاحبؒ کے وصال شریف کا وقت آپہنچا ہے۔ میں جلد از جلد سیالکوٹ پہنچا مگر افسوس کہ حضرت علیہ الرحمۃ کا وصال ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے میں کتنے ہی فیوض و برکات سے محروم ہو گیا۔''

قیام پاکستان کے بعد حضور قبلہ عالمؒ کے فرزند اکبر صاحبزادہ بشیر احمد بصرہ سے تشریف لے آئے۔ آپؒ نے ان تین ' چار سالوں میں انہیں تمام امور ظاہری و باطنی ' خدمت خلق و زائرین ' درس و تدریس ' مہمانداری اور امور آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے بطریق احسن آگاہ فرمادیا۔ ان ایام میں حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کے چہرۂ مبارک پر انوار و تجلیات کی کثرت کے باعث نور کا ایک ہالہ سا پڑا رہتا جو ہر خاص و عام کو محسوس ہوتا۔ اور اس عرصہ میں بالخصوص جب آپؒ بیان فرما رہے ہوتے تو مجلس مبارک میں موجود ہر خاص و عام ' عالم و جاہل اصحاب کا کہنا ہے کہ آپؒ کے الفاظ ہمارے سینوں میں اُترتے محسوس ہوتے اور ہر بیان کردہ نکتہ ذہن نشین ہو جاتا۔ آپؒ آخری ایام میں مکمل طور پر صحت مند اور توانا تھے۔ مسجد میں تمام نمازیں ادا کرنا ' درس و تدریس ' حاضرین ' زائرین ' مریدین اور مہمانوں سے ملنا ' ساتھ بیٹھنا حسب معمول جاری تھا کہ آپؒ صرف دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۱۰ شوال المکرم ۱۳۷۰ ھجری بمطابق 15 جولائی 1951ء بروز اتوار بوقت عصر اس دار فناء سے دار بقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔

آپؒ کی رحلت کے حوالے سے آپؒ کی صاحبزادی محترمہ رضیہ بیگم (وصال مبارک ۵ جنوری ۲۰۰۹ بروز سوموار بمطابق ۸ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ) فرماتی ہیں کہ '' ظاہری زندگی کے آخری روز نماز فجر سے (شدت علالت اور شدید ضعف کے باوجود) ہاتھ اُٹھا کر خلق خدا کے لیے دعاء مانگتے رہے۔ لوگ جوق در جوق عیادت کے لیے آرہے تھے۔ اور حضور قبلہ عالمؒ مسلسل آنے والوں کے لیے دعاء میں مصروف رہے ' نقاہت کے باعث اگر ہاتھ نہ اُٹھا سکتے تو ہاتھوں کو سہارا دے لیتے۔ اُس دن بے انتہاء لوگ عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ اور آپؒ آخری سانس تک خدا کی مخلوق کی دلجوئی میں مصروف رہے۔ جب روح پُر نور جسم مبارک سے رخصت ہوئی تو شام کے پانچ بجے تھے۔ ہم سب

Marfat.com

اُن کے قریب موجود تھے۔ حفاظ کرام ارد گرد بیٹھ کر تلاوت کرنے لگے۔ رحلت کے آدھ پون گھنٹے کے بعد تک آپؒ کی زبان مبارک ذکر کرتی رہی"

وعدہ وصل چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

ستارہ صبح کی طرح افق حیات پر نمودار ہونے والے عاشق رسول ﷺ نے 81 سال کی عمر میں ارجعی الی ربک کی دعوت حق پر یہ نفس مطمئنہ خلوت قدس کی طرف روانہ ہوگیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وِاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس خبر کے پھیلتے ہی فوری طور پر سیالکوٹ شہر کی دکانیں بند ہوگئیں۔ دفاتر سے لوگ دیوانہ وار دربار عالیہ کی جانب بھاگ اُٹھے۔ صف ماتم بچھ گئی۔ آفتاب علم وعرفان کے ڈوبنے کو مسلمانان پنجاب کے لیے غم انگیز حادثہ قرار دیا گیا۔ لاکھوں لوگوں کو آپؒ کی ذات سے عقیدت کا فخر حاصل تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ہر طرف لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے رنگپورہ شریف میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ لوگ رو رہے تھے کہ ہمارا مربی ' ہمارا غم گسار کہاں رُوپوش ہو گیا ہے۔ اب کون اُن کے غموں کا مداوا ثابت ہوگا؟ کون اُنھیں اس دلنشیں انداز میں صراط مستقیم کی طرف لائے گا۔۔۔؟

کہا جاتا ہے کہ جنازہ میں شامل زائرین کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ پہلا آدمی اگر جناح پارک تھا تو آخری آدمی احاطہ دربار شریف میں تھا۔ (جبکہ درمیانی فاصلہ کم ازکم دو سے تین کلومیٹر تھا) پھر بھی سوگواروں کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ شہر کے انتظامات بحال رکھنے کے لیے میونسپل کمیٹی اور پولیس نے مدد کی۔ غم واندوہ کی عجب فضا تمام شہر پر چھائی ہوئی تھی۔ حضور قبلہ عالمؒ کو غسل حافظ غلام رسول صاحب نے دیا جبکہ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض آپؒ کے حکم کے مطابق حضرت مولانا امام الدین رائے پوری نقشبندی مجددیؒ نے ادا کیے۔ اس دوران گریہ زاری اور عقیدت مندوں کی بے قراری کے عجیب و غریب مناظر چشم فلک نے دیکھے۔ آپؒ لاکھوں افراد کے روحانی باپ ' روحانی پیشوا اور ٹوٹے دلوں کا سہارا تھے۔

Marfat.com

حضور قبلہ عالم ؒ اپنے جس مرشد باکمال ، مطلع انوار وتجلیات حضور پُر نور حافظ فتح الدین ؒ کی محبت میں، اپنا شہر چھوڑ کر اُن کے پاس چلے آئے۔ حضور قبلہ عالم ؒ کو آخری آرام گاہ کے طور پر جگہ بھی ان ہی کے پہلو میں نصیب ہوئی۔ چنانچہ آپ ؒ کا مزار مبارک حضور خواجہ حافظ فتح الدین ؒ کے پہلو میں بنایا گیا (رنگپورہ شریف سیالکوٹ ، دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ملحقہ جامع مسجد اعواناں)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سوز وگداز کی کیفیت کا ذکر آپ ؒ کے عزیز مرید حاجی عبدالغنی صاحب ؒ کے ایک مکتوب میں ملتا ہے ، جو کہ یہاں بطور خاص شامل کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ مکتوب آپ ؒ کے حالات کے بارے میں اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

مکتوب از حاجی عبدالغنی صاحب بنام محمد یوسف صاحب

اقبال منزل ، کراچی

29-01-1981

عزیز محترم سلمک اللہ تعالیٰ فی الدارین

سلام مسنون۔ گرامی نامہ باعث مسرت ہوا۔ عزیز کو خط لکھنے کے لیے طبیعت تقاضا کر رہی تھی۔ حقیقتاً اس تقاضا نے ہی عزیز کو خط لکھنے پر آمادہ کیا۔ حیدر آباد میں بچپن کے دوست ہیں ، بے چارے بیمار رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کو خط لکھا۔ جواب میں لکھتے ہیں۔ " دو ، تین ہفتے سے میں خود بھی سوچ رہا تھا کہ خط لکھ کر آپ کے حالات دریافت کروں۔ مگر آپ کا پتہ میرے پاس موجود نہ تھا۔ اس دفعہ پتہ نوٹ کرلیا ہے۔ " گویا ظاہر یہ ہوا کہ دلوں کے درمیان ایک قسم کی تار برقی کا بھی کوئی نظام اللہ تعالیٰ نے انسان کو ودیعت فرما دیا ہے ورنہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ آپکو بھی انہی دنوں خط لکھنے کا خیال آیا۔ بہر حال یاد آوری کا مشکور ہوں۔ مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ شاید آپ اس جگہ کام کر بھی رہے ہیں یا تبدیل ہو گئے ہوں۔ اس لئے دل میں تو عزیز کا تصور رہا مگر خط نہ لکھ سکا۔ خیر آپ نے اچھا کیا خط لکھ

Marfat.com

دیا۔

قبلہ عالم حضرت صاحب رضی اللہ عنہ حج پر تشریف لے گئے تو انوار کی بارش خوب ہوئی۔ بیمار ہو گئے۔ جس کے عوض بے شمار ترقیاں عطاء ہوئیں۔ پھر جب سیالکوٹ میں شدید علالت میں گرفتار ہونے کے بعد شفا یاب ہوئے تو فرمایا۔ کہ دیار پاک میں بیماری سراسر رحمت ہوتی ہے۔ یہاں تو وہ بات نہیں میسر ہوتی۔ سخت تکلیف میں بھی کبھی منہ سے ہائے نہ نکلی۔ کوئی طبیعت دریافت کرتا تو فرماتے خیر ہے۔ اور کبھی تکلیف کا اظہار یا شکایت نہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بے مثال ہوتے ہیں۔ ان کو انعام کی بجائے آلام میں زیادہ لطف آتا ہے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے " یار دی جھڑکی قسمت والیاں نُوں مِلدی اے " اس چھوٹے سے جملے میں کس قدر درد اور معرفت ہے۔ مجھے یہ الفاظ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے منہ مبارک سے نکلتے سنائی دے رہے ہیں۔ اور کیف سے چشم تر ہے۔ دین سراسر عشق بازی ہے۔ اس عاجز کو مسئلہ وحدت الوجود کا کسی حد تک کیف ہے۔ ایک دفعہ کسی دوست کی دعوت سے واپس دربار شریف جا رہے تھے۔ باقی دوست پیچھے کچھ فاصلے پر تھے۔ یہ عاجز حضور رحمۃ اللہ علیہ کے بالکل عقب میں چل رہا تھا۔ بائیں جانب گندم کی فصل کھڑی تھی۔ جس میں سے سٹے اونچے ہو ہو کر اس کیفیت میں جھومتے معلوم ہو رہے تھے۔ اور عاجز پر کیفیت طاری ہو رہی تھی۔ حضور کا احترام دامنگیر تھا۔ معاً جنابؒ یہ شعر ذرا اونچی آواز میں پڑھنے لگے۔

همت بلند دار که نزد خدا و خلق
دارد بقدرِ همت تو اعتبار تو

قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام رضا تھا۔ جو صحابہؓ کو میسر تھا۔ عاجز نے جناب کے لب مبارک سے یہ الفاظ سنے " مقام رضا بھی عجیب مقام ہے " حضور فرد و قطب وقت تھے۔ مجذوب اس ماحول میں سے گزرتے تو مستی نہ کرتے۔ اور ادب ' ادب کہنے لگ جاتے۔ سیداں والی میں " پیر کا کے شاہ " مشہور مجذوب ہوئے ہیں۔ وہ جب اس طرف سے گزرے تو بالکل دم بخود ہو کر گذرے اور ساتھیوں کو ادب ادب فرمانے لگے۔ حالانکہ حضور سے بہت فاصلے سے گزر رہے تھے۔

Marfat.com

خط لمبا ہو گیا ہے۔ لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم والا قصہ ہے۔ ایسی صحبت غنیمت ہے۔ جسمیں دوست کا ذکر ہو۔ کبھی خط سے نوازش فرمادیا کریں۔ ضعف بڑھتا جا رہا ہے۔ مگر روحانیوں سے کلام کی پیاس بڑھتی جا رہی ہے۔ دیکھیں ، عمر کی کتنی منزلیں باقی ہیں۔ خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ انجام بخیر ہو۔ اور کیا عرض کروں۔

طالب دعاء

احقر محمد عبدالغنی عفی عنہ

Marfat.com

صاحبزادہ جناب مولانا بشیر احمد صاحبؒ

جناب حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحبؒ ' حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کے بڑے بیٹے تھے۔ وہ ۱۹۰۰ء میں پسرور میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم یہیں سے حاصل کی۔ اس دوران حضور قبلہ عالمؒ انہیں برابر دینی تعلیم سے فیضیاب کرتے رہے۔ نصف رات کے بعد جاگ کر اپنے والد گرامیؒ کی زیر نگرانی تفسیر ' حدیث ' فقہ اور سیرت پر مبنی کتب کا مطالعہ صاحبزادہ صاحبؒ کا معمول تھا۔ میٹرک پاس کرنے تک مصر ' عراق اور دوسرے اسلامی ممالک میں شائع ہونے والی عربی فارسی کتب کے علاوہ ممتاز اولیائے کرام کے حالات زندگی پر مبنی مشہور کتابیں پڑھ چکے تھے۔ میٹرک کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے آپؒ کو لکھنو بھیج دیا گیا۔ اسی دوران زمانہ طالبعلمی میں ہی صاحبزادہ صاحبؒ کا عقد حضور قبلہ عالمؒ کے بھتیجے کی بیٹی محترمہ رسول بی بی صاحبہ سے ہو گیا تھا۔

1921ء میں سول انجینئر نگ کا کورس مکمل کرتے ہی " برٹش فورسز اِن عراق (.R.A.F) " کے لیے بطور سول انجینئر سلیکشن ہو گئی تو وہی سے عراق تشریف لے گئے۔ بغداد میں " انچارج انجینئر نگ ڈیپارٹمنٹ " کی حثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ ۱۹۲۳ء میں اپنے چھوٹے بھائی (نذیر احمد) کو ٹرکش پیٹرولیم کمپنی میں بطور " انجینئر آفیسر " ملازمت دلوائی۔ اور اپنی تنخواہ کا بڑا حصہ پاکستان اپنے والد بزگوار مولانا محمد حسین پسروریؒ کو بھجوانے لگے۔

1926ء میں حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ مقامات مقدسہ کی زیارات کے سلسلہ میں عراق تشریف لے گئے تو ان کے ساتھ صاحبزادہ صاحبؒ کی اھلیہ محترمہ بھی تھیں۔ چند برس وہ عراق میں رھیں اور پھر واپس اپنے وطن آ گئیں۔ تا کہ ننھے بچوں کی درسی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ انہیں اپنے دونوں بیٹوں صاحبزادہ عبدالحمید آفندی اور صاحبزادہ نورالحق کے علاوہ اپنی بیٹیوں محترمہ سعیدہ صاحبہ اور محترمہ زبیدہ صاحبہ سے بہت محبت تھی۔ آپؒ کی خواہش پر ہی ان بچوں کی تعلیم و تربیت حضور قبلہ عالم کے زیر سایہ ہونے لگی۔

Marfat.com

وقت کے ساتھ ساتھ صاحبزادہ صاحبؒ کا عہدہ بڑھتا چلا گیا۔ یہ سعادت مندی کی ایک اعلیٰ مثال تھی کہ صاحبزادہ صاحبؒ اپنے ذاتی اخراجات بڑھانے اور روایتی اعلیٰ افسران کی طرح پُرتعیش اور شان و شوکت سے بھرپور زندگی گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ رقم والد بزگوار کو بھجواتے رہے۔ تاکہ یہ رقم زیادہ سے زیادہ دینی خدمت میں اور بے کسوں اور مجبوروں کی مالی امداد کے کام لائی جا سکے۔

1934ء میں حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے اور صاحبزادہ بشیر احمد صاحبؒ کے سب سے چھوٹے بھائی صاحبزادہ رشید احمد صاحب 25 سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اپنی یادداشتوں میں اس حوالے سے صاحبزادہ صاحبؒ یوں رقم طراز ہیں۔

''اس جواں مرگ کا اثر بوڑھے والدین پر ایسا زبردست پڑا کہ دونوں ہی کی حالت بہت خراب ہو گئی' ہمیشہ بیمار رہنے لگے۔ اور صحت گرتے گرتے کافی لاغر ہو گئے۔ میں '' رخصت برائے فاتحہ خوانی '' پر عراق سے رنگپورہ سیالکوٹ پہنچا۔ والدین کو تسلی و تشفی دی اور ان کی رہائش کے لیے اسی رہائشی مکان 6/281 میں بجلی اور پانی کا پمپ فٹ کرا دیا۔ قبلہ والد صاحبؒ کی حالت قدرے بہتر ہو گئی تو میں واپس عراق اپنی ملازمت پر چلا گیا۔ بعدازاں ہر دوسرے تیسرے سال دربار حاضری دے جاتا۔''

'' برٹش فورسز ان عراق '' میں سروس کے دوران فوجی ضروریات کے حوالے سے مختلف ائیر بیسوں کے تعمیراتی کام کی نگرانی بطور سول انجینئر صاحبزادہ صاحبؒ کی ذمہ داریوں میں شامل تھی۔ آپؒ کو برٹش فورسز کے لیے متحدہ ہندوستان سے باہر سروس کے لیے سلیکٹ ہونے والے پہلے مسلم انڈین انجینئر کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ اس کے علاوہ آپؒ کو حسن کارکردگی ' قابلیت ' ذہانت اور اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے اعتراف میں کوئین الزبتھ (برطانوی حکومت) نے .F.B.E (فیلو آف برٹش ایمپائر) نامی اعلیٰ سرکاری ایوارڈ دیا۔

عراق میں قیام کے دوران آپؒ کی ایک صاحبزادی محترمہ سعیدہ صاحبہ کا انتقال سیالکوٹ میں ہو گیا۔ یہ پردیس میں بیٹھے باپ کے لیے ایک عظیم صدمہ تھا۔ تاہم اپنی یادداشتوں میں آپؒ اس حوالے

Marfat.com

سے یوں رقم طراز ہیں۔

1941 ''ء میں مجھے عراق میں بذریعہ ٹیلی گرام اطلاع پہنچی کہ میری جوان بیٹی رنگپورہ میں اسی مکان میں بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی ہے۔ مرحومہ کو درگاہ نقشبندیہ مجددیہ کے احاطہ میں شمال مشرق گوشہ میں سپردخاک کیا گیا۔ اِناللہ وانا الیہ راجعون''

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد جنوری 48ء میں پانچ سال کے بعد تین ماہ کی چھٹیوں پر صاحبزادہ صاحب رنگپورہ تشریف لائے۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے الگ وطن پاکستان کے حصول کی سرشاری اپنی جگہ کہ اس ضمن میں آپؒ کے والد محترم حضور قبلہ عالمؒ نے بھی اپنے علاقے کی سطح پر ہر طرح پاکستان کی خالق جماعت کے ہاتھ مضبوط کرنے کی عملی کوششیں نہایت مستحکم بنیادوں پر کیں۔ پاکستان بننے سے انگریز جاچکے تھے اوراب گویا پاکستان میں مسلمانوں کے لیے ترقی کی راہیں ہموار ہوتی دکھائی دے رہیں تھیں۔ چھٹیوں کے دن کیسے گزرے پتہ نہیں چلا۔ البتہ والد گرامیؒ کی صحت روز بروز گرتی جارہی تھی۔

حسب معمول تین ماہ کی چھٹی کے بعد واپسی کے لیے رخت سفر باندھا مگر قدوۂ دارین حضور حضرت مولانا محمد حسین پسروریؒ نے واپس۔۔۔۔نہ۔۔۔۔۔جانے کا حکم دیا۔ یقیناً سعادت مند بیٹے کے لیے حکم عدولی کا تصور بھی محال تھا۔ تاہم ملازمت کرنے والے بھی مردوزن اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اچانک اچھی خاصی اعلیٰ ملازمت چھوڑ دینا اور سبھی اعزازات ' مراعات اور واجبات سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا تصور ہی کتنا جاں گسل ہے۔ یہ حکم تھا یا آزمائش۔۔۔۔مگر آفرین ہے اس بطل جلیل پر کہ اف تک نہ کی۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں۔۔۔۔اس عظیم فیصلے کی بابت صاحبزادہ بشیر احمد صاحبؒ یوں رقم طراز ہیں۔

Marfat.com

1947 '' ء میں قیام پاکستان کے فورا بعد مجھے عراق میں یہ خبر پہنچی کہ میرے والدین ضعیف العمری کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مجھے عراق سے طلب کر لیا گیا۔ میں جنوری 1948 ء میں رنگپورہ سیالکوٹ پہنچا اور ضعیف العمر والدین کی خدمت میں رہنے لگا۔ میری رخصت کے اختتام پر میرے والد محترم نے اپنی بیماری اور ضعیفی کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھ سے کہا کہ میں ملازمت ترک کر دوں اور واپس عراق جانے کی بجائے انکی خدمت میں رہ کر ان کے فرائض مثلا خدمت خلق ' خلافت نقشبندی ' خطبہ جمعہ اور امامتِ جماعت میں انکا ہاتھ بٹاؤں۔ چنانچہ میں نے اپنی 27 سالہ گزیٹڈ پوسٹ (ورکس آفیسر A.M.W.D.) چھوڑ دی اور میرا ہزاروں روپے کا سامان ' میری بقایا تنخواہ ' میری اتنی طویل سروس کی گریجویٹی سب ضائع ہوگئی۔ اور ان سب پر میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ دیا''

یقیناً یہ آسان فیصلہ نہ تھا۔۔۔۔ مگر اپنی سب سوچوں کا دھارا یکسر ایک حکم کی تعمیل میں بدل کر رکھ دیا اور خود کو درگاہ نقشبندیہ مجددیہ کی خدمات کے لیے اپنے والد بزرگوارؒ کی ہدایت کے عین مطابق عملاً وقف کر کے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا۔ جہاں عراق کی شاہانہ زندگی کے برعکس درگاہی مصروفیات ' خدمت خلق اور روحانی ذمہ داریاں بھی تھیں اور آزمائشیں اور قربانیاں بھی۔۔۔ قربانی رب ذوالجلال کو پسند ہے پھر جو لوگ اپنی زندگی اسکی راہ میں وقف کر دیں تو وہ بھی اپنے خاص کرم سے نوازتا ہے۔ تبھی صاحبزادہ صاحب تیزی سے روحانی مدارج طے کرتے چلے گئے۔ ایسی بلندیاں حصے میں آئیں جو لوگوں کو مدتوں کی عبادتوں اور ریاضتوں کے بعد نصیب ہوتی ہیں۔ گویا عراق میں رہ جانے والے ایوارڈ اور اعزازات کے بدلے اللہ سبحانہ تعالی نے آپؒ کو اپنی طرف سے روحانی اعزازات سے نوازا۔ تبھی آپؒ پر حیران کن کیفیات دیکھی گئیں۔ جو بھی منہ سے نکلتا پورا ہوتا۔ برملا کہتے '' اتنے بج کر اتنے منٹ پر دعا کی اور سائل کا خط بھی پہنچ گیا کہ کام ہو چکا ہے '' ۔ گویا اپنے سعادت مند بیٹے کو حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ نے چند ہی سالوں میں تمام امور ظاہری و باطنی ' خدمت خلق و زائرین ' درس و تدریس ' مہمانداری اور امور آستانہ عالیہ سے بطریق احسن آگاہ کر دیا اور سبھی روحانی قوتیں

Marfat.com

سونپ دیں۔

تین سال کے بعد 1951ء میں جب حضور قبلہ عالمؒ مالک حقیقی کی بارگاہ قدس میں تشریف فرما ہو گئے تو آپؒ نے اپنی خصوصی توجہ اور شفقتوں سے جس بلند بخت کو فیوض و برکات سے تیار کیا تھا۔ آپؒ کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اس ضمن میں صاحبزادہ صاحبؒ رقم طراز ہیں۔

" مورخہ 20 ذیقعد 1370ھ بمطابق 24 اگست 1951ء جمعۃ المبارک قبلہ والدم بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہلم شریف کا دن تھا۔ اسی مسجد محلہ اعواناں میں تاریخ نے پھر ایک بار اپنے آپ کو دہرایا (History repeats itself) ایک اجتماع کثیر میں حضرات القدس نقشبندیہ یعنی پیر چوراہی حضرت خواجہ پیر محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی (سجادہ نشین چورہ شریف (وجناب پیر علی حسین شاہ صاحب (سجادہ نشین علی پور شریف)وخلیفہ محمد سعید صاحب (سجادہ نشین آلومہار شریف) ومولانا مولوی منظور الحق صاحب (سجادہ نشین وڈالہ سندھواں) وپیر سید فتح علی شاہ صاحب (کھروٹہ سیالکوٹ) وغیرہم نے دیگر مریدین وعلمائے کرام ' خلفائے عظام سے مشورہ کر کے اس فقیر حقیر پرتقصیر کو اس مرکز کا امیر جماعت منتخب کر کے رسم دستار بندی ادا کی اور فقیر کے درگاہ نقشبندی مجددی کا سجادہ نشین ومتولی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے یہ بار گراں اٹھانے کی ہمت اور توفیق دے۔ آمین"

یہ بات بالکل درست ہے کہ سجادہ نشین درگاہ نقشبندیہ مجددیہ منتخب ہونے کے بعد صاحبزادہ صاحبؒ نے آستانہ کی عظمتوں اور ضرورتوں کے عین مطابق فریضہ حق سرانجام دیا۔ نماز جمعہ خود پڑھاتے اور ایسا پڑھاتے کہ لوگ دور دراز سے وعظ سننے آیا کرتے رش اتنا ہوتا کہ راستے بلاک ہو جاتے۔ آپؒ کی خدمت میں پہنچ کر لوگ چند لمحوں کے لیے اپنے تمام غم و آلام بھول جاتے اور اپنے خالق حقیقی سے لو لگا لیتے۔ اپنے والد بزرگوارؒ کے عرس پاک کے علاوہ حضرات القدس خواجگان نقشبندیہؒ کے سالانہ عرس کا اہتمام بھی کرتے جسمیں کئی روز تک برابر زائرین کا ہجوم لگا رہتا۔ دربار نقشبندی مجددی ' انوار و کیفیات ' فیوض و برکات ' نورانی تجلیات اور مقدس روحانی فضا سے بقعہ نور بنا رہتا۔

Marfat.com

قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ اکثر موسم کی سختیوں ، طبیعت کی ناسازی اور ذرائع آمدورفت محدود ہونے کے باوجود اپنے والد بزرگوار کی قائم کی گئی خدمت خلق کی درخشندہ روایات کے مطابق نواحی علاقوں میں دینی تبلیغ اور مختلف سالانہ عرسوں میں شرکت کے لیے تشریف لے جاتے۔ حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ ؒ کے جابجا عرسوں کے انعقاد کا سلسلہ حضور قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ نے شروع کیا تھا۔ ان کے انتظامات کی نگرانی اور صدارت کے علاوہ وعظ و تقریر کے لیے بھی آپؒ ناسازی طبع کے باوجود دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا۔

جہاں تک صاحبزادہ صاحبؒ کی روحانی قوتوں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں پسرور کے نواحی گاؤں '' جارماھیا '' کے ڈاکٹر (کمپاؤنڈر) حنیف اپنے والد صاحب کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

'' میرے ماں باپ کا گھرانہ کٹر عیسائیوں پر مشتمل تھا۔ والد صاحب کو صاحبزادہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تو دین حق '' اسلام '' کی قبولیت کی جناب طبیعت مائل ہونے لگی۔ پھر وہ دن آ پہنچا جب قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ ہمارے غریب خانہ پر میرے والدین کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی خاطر کلمہ طیبہ پڑھانے آئے۔ یہ عید سے ایک روز پہلے کا واقعہ ہے۔ میری عیسائی ماں نے جب یہ دیکھا کہ ایک مسلمان بزرگ واقعی اسکے گھر آ کر اسے اور اسکے خاندان کو مسلمان کریں گے تو اس نے اپنا مذہب تبدیل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جب تک صاحبزادہ صاحبؒ ہمارے گھر تشریف لائے وہ ناراض ہو کر گھر سے جا چکی تھی۔ والد نے اس پریشانی کا ذکر صاحبزادہ صاحبؒ سے کیا۔ '' وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمانے لگے ٹھیک ہے تم لوگ تو شامل ہو جاؤ۔ بعد میں ان خاتون کو بھی دیکھ لیں گے۔ '' سو انہوں نے ایسا ہی کیا اور کلمہ طیبہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ واپس اپنے آستانہ عالیہ پر تشریف لے گئے۔ ابھی انہیں گھر سے نکلے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ میری والدہ واپس آ گئیں اور اصرار کرنے لگیں کہ میں بھی مسلمان ہوں گی۔ مجھے فوراً ان بزرگ کی خدمت میں لے چلو۔ اب والد پریشان ہوئے کہ شام قریب ہے اور گاؤں نہایت پسماندہ

Marfat.com

۔۔۔۔ایسے میں رنگپورہ شریف جانے کے لیے سواری کا بندوبست کیونکر ہوگا۔۔۔مگر چونکہ اس خاتون کی بات ٹالنا ٹھیک نہ تھا۔اس لیے اللہ کا نام لے کر پیدل ہی چل پڑے۔مگر علم تھا کہ عشاء کے بعد ہی آستانہ عالیہ تک پہنچ پائیں گے۔ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ گاؤں کی پگڈنڈی پر ایک تانگہ نظر آیا۔کوچوان نے پوچھا " کہاں جائیں گے؟ "میرے والدین نے بتایا کہ " سیالکوٹ شہر میں رنگپورہ شریف جانے کے لیے نکلے ہیں " کوچوان نے جواب دیا " میں بھی وہیں جارہا ہوں۔آئیں بیٹھ جائیں "اس وقت یہ سواری نعمت غیر مترقبہ معلوم ہوئی۔دونوں میاں بیوی اس میں سوار ہو گئے۔ میرے والدین بتاتے ہیں کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ تانگہ بان نے ان کو مغرب سے پہلے پہنچادیا۔جو کسی طرح ممکن نہ تھا۔۔۔۔کہ تانگے پر بھی وہ سفر کم نہ تھا۔خیر کوچوان آستانہ عالیہ کے سامنے اُتار کر چلا گیا۔ دونوں میاں بیوی صاحبزادہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئےاور ساری بات بتا کر کلمہ پڑھانے کی درخواست کی۔انہوں نے فوراہماری درخواست قبول کرتے ہوئے ہمیں وضو کرنے کو کہااور خاتون کو کلمہ پڑھادیا۔اگلا روز عید کا تھا۔گھر میں بچے اکیلے تھے۔اور والدین کو اس موقع پر گھر ہونا چاہیے تھا تاکہ اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی تہوار کو جوش وخروش سے مناسکیں۔ابھی واپسی کا سوچ ہی رہے تھے کہ آتے ہوئے تو مسئلہ نہیں ہوااور قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ کی خیر وبرکت سے غیر متوقع طور پر سواری مل گئی مگراب جاتے ہوئے تو ضرور پیدل سفر کرنا ہوگا۔۔۔کہ تانگہ بان واپس آگیااور کہنے لگا" میں اب واپس جارماھیا جارہاہوں آپ لوگ جانا چاہیں تو میرے ساتھ چلیں" وہ حیرت زدہ رہ گئے کہ بھلا اس طرح بھی تانگہ بان آکر پوچھا کرتے ہیں۔۔۔خیر قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ سے اجازت لی۔ میری والدہ نے ایک دفعہ پھر معذرت کی اور تانگے پر سوار ہوگئے۔سفر کیسے کٹا،علم نہیں۔۔۔گویا آن کی آن میں اس تانگہ بان نے انہیں اسی پگڈنڈی پر پہنچادیا جہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔دونوں تانگے سے اُترے۔کرایہ دینے لگے تو اس نے انکار کردیا۔سوچنے لگے یہ کیسا تانگہ بان ہے جو وقت پر مسافروں کو منزل مقصود پر پہنچاتا 'واپس لاتا ہےاور پھر کرایہ بھی نہیں لیتا۔خیر بہت اصرار کے بعد بھی جب وہ کرایہ لینے پر راضی نہ ہواتو ہم نے اسکا شکریہ ادا کر کے گھر کی راہ لی۔ چند قدم آگے جا کر جب

Marfat.com

دوبارہ احساس تشکر کے طور پر اس مہربان تانگہ بان کی عظمت کو الوداعی سلام پیش کرنا چاہا، تو وہاں کوئی تانگہ نظر نہ آیا' حیران ہوئے کہ وہ کون تھا اور اچانک کہاں غائب ہوگیا۔۔۔۔۔اور وہ کونسی قوت تھی جو اس سارے واقعہ کے پیچھے کام کر رہی تھی۔ اس خیال کا آنا تھا کہ سمجھنے میں دیر نہ لگی 'یقیناً یہ سب صاحبزادہ صاحبؒ کی روحانی قوت کا کمال تھا۔ میری والدہ آپؒ کی بے حد عقیدت مند ہوگئیں اور گھر جا کر عید سعید کی تیاریوں میں مصروف بھی کہ یہ میرے والدین کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد ہماری پہلی عید تھی۔۔"!!!

صاحبزادہ صاحبؒ کے حوالے سے ایک واقعہ چونڈہ گرلز سکول کی ایک سابق ٹیچر مسز نگہت فردوس قریشی سناتی ہیں کہ " ٹیچر ٹرینگ کے دوران اکثر اپنے والد صاحب کی ہمراہی میں آستانہ عالیہ پر صاحبزادہ صاحبؒ سے شرف ملاقات کا موقع مل جاتا۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان تھے بے شمار ایسی باتیں بتاتے جو عملی زندگی کے لیے بہت فائدہ مند ہوتیں۔ ایک مرتبہ ٹرینگ کلاسز کے دوران ' مشاھدات قدرت ' کے لیکچر میں طلبہ کو مختلف جانور اور اُن کے انڈے دیکھانا مقصود تھے۔ اب ہمارے لئے ان سب چیزوں کا حصول ممکن نہیں تھا۔ خیر میرے والد صاحب جو کہ سکول ٹیچر تھے اُنھوں نے اپنے سٹوڈنٹس کے توسط سے کسی نہ کسی طرح کافی سارے جانوروں حتیٰ کہ کوے چیلوں وغیرہ کے انڈوں تک کا بندوبست کر دیا۔ اب صرف 'سانپ' کا ملنا باقی تھا۔ میں اور میری کزن خالدہ جو کہ میری کلاس فیلو بھی تھی ' اپنا مسئلہ لے کر صاحبزادہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ 'اگر سانپ نہ ملا تو نمبر کٹ جائیں گے'۔ آپؒ مسکرائے اور باقی جانوروں کو اکٹھا کرنے کی کوشش پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہم گھر واپس آ گئے۔ اگلے روز صبح کیا دیکھتی ہوں کہ گھر کی سیڑھیوں پر ایک سانپ بیٹھا ہے۔ میں اُس وقت نوجوان لڑکی تھی' ڈرنے کی بجائے اپنی کزن خالدہ کو جگانے چلی گئی۔ وہ آنکھیں ملتی ہوئی آئی۔ پھر ہم دونوں نے اس سانپ کو مار کر بوتل میں بند کر کے اس کے اندر سپرٹ ڈال دیا۔ ہم اس معرکے پر بہت خوش تھے کہ اب یقیناً کوئی ہمارے نمبر نہیں کاٹ سکے گا۔ یہ یقیناً صاحبزادہ صاحبؒ کی خاص دعاؤں کا اثر تھا۔"

Marfat.com

درود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ سَنَدِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ رَسُوْلِنَا وَ رَحِیْمِنَا وَ کَرِیْمِنَا وَ شَفِیْعِنَا وَ مَوْلٰینَا وَ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ الْوَبَآءِ وَالْمِحْنَةِ وَالْاَعْدَآءِ وَ الْقَحْطِ وَ الظُّلَمِ وَ الطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَ الْاَوْجَاعِ وَ الْمَرَضِ وَ السُّقَمِ وَ شِدَّةِ الْکَرْبِ وَ الْاَلَمِ ط اَلَّذِیْ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْقُوْمٌ مَّرْفُوْعٌ مَّحْفُوْظٌ مَّشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّعَنْبَرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْحِلِّ وَ الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِ ط صِفَتُہٗ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاتِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ الْاَعْظَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْحَیَاءِ وَ السَّخَآءِ وَ الْفَضْلِ وَ الْکَرَمِ ط وَ اللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مَطْلُوْبُہٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ وَالْمَوْجُوْدُ مَعْبُوْدُہٗ وَالْمَعْبُوْدُ رَبُّہٗ وَ السَّکِیْنَۃُ لِبَاسُہٗ وَ الْبِرُّ شِعَارُہٗ وَ التَّقْوٰی ضَمِیْرُہٗ وَ الْحِکْمَۃُ مَعْقُوْلُہٗ وَ الصِّدْقُ وَ الصَّفَاءُ طَبِیْعَتُہٗ وَ الْعَفْوُ وَ الْمَغْفِرَۃُ وَ الْمَعْرُوْفُ خُلُقُہٗ وَ الْعَدْلُ سِیْرَتُہٗ وَ الْحَقُّ شَرِیْعَتُہٗ وَ الْھُدٰی اِمَامُہٗ وَ الْاِسْلَامُ مِلَّتُہٗ وَ اَحْمَدُ اِسْمُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَ الْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ ط سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ سِیْلَتِنَا اِلَی اللّٰہِ فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ سَیِّدِنَا الْحَسَنِ وَ سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَوْلٰینَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ط

یٰاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

Marfat.com

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْراً ط

اِنَّ رَبُّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

* درود تاج ویسے تو کافی مشہور ہے لیکن یہ نسخہ خاص قبلہ عالم مولانا محمد حسین پسروریؒ کا اضافوں تھ مرتب کردہ ہے۔

Marfat.com

ختم خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رَحمَهُمُ اللهُ عَلَيهِم

دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، زنگپورہ شریف

طریقہ وآداب: ختم شریف شروع کرنے سے پہلے چند ایک ضروری اُمور کا ذکر لازمی ہے۔

(ا) حصولِ حاجات یا دافع بلّیات یا رفع مشکلات کے لیے پڑھنا ہو تو ختم شریف سات مرتبہ پڑھا جائے۔ خواہ ایک ہی وقت میں خواہ سات روز میں اور کسی شرینی پر فاتحہ دے کر بچوں کو خاص طور پر تقسیم کر دی جائے۔ حاجت برآنے پر پھر ایک مرتبہ ختم شریف پڑھا جائے اور شرینی تقسیم کی جائے۔ نہایت مجرب ہے۔

(ب) غسل کر کے صاف و پاک کپڑے پہنے ' باوضو ہونا ضروری ہے۔ پاک جگہ پر رُو بقبلہ ہو اور ایک سے زیادہ اصحاب ہوں تو حلقہ کی صورت میں بیٹھیں۔

(ج) صحت الفاظ کا خاص خیال رکھیں اور معنی کو سمجھنے کی کوشش کریں تا کہ یک سوئی رہے اور خیالات پراگندہ نہ ہوں۔

(د) پہلے ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ بروح پُرفتوح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بارواح پاک حضرات خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ اسراہم پیش کریں اور تین بار اپنی زبان سے یہ دعا کریں یا اسطرح کی دعا کریں۔ '' یااللہ ! یا میرے ربّ ! میں ہر بدی ' گناہ ' کوتاہی 'لغزش جو مجھ سے دانستہ یا نادانستہ اَب تک سرزد ہوئی ہے 'تجھ سے اُسکی معافی مانگتا ہوں۔ یا اللہ ! تو میری توبہ قبول فرمالے 'اے سب سے بڑھ کر توبہ قبول کرنے والے بحق

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدُ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

سات مرتبہ (۷) : سورہ فاتحہ مع بسم اللہ

سو مرتبہ (۱۰۰): درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

Marfat.com

اناسی مرتبہ (۷۹): سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ

ایک ہزار ایک مرتبہ (۱۰۰۱): سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ) مع بسم اللہ

سات مرتبہ (۷) : سورہ فاتحہ مع بسم اللہ

سو مرتبہ (۱۰۰) : درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ .

سو مرتبہ (۱۰۰) :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرْ .

سو مرتبہ (۱۰۰) :

سُبْحَانَ اللّٰه سو مرتبہ (۱۰۰) : اَلْحَمْدُ لِلّٰه سو مرتبہ (۱۰۰) : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

سو مرتبہ (۱۰۰): اَللّٰهُ اَكْبَرْ سو مرتبہ (۱۰۰): لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه .

سو مرتبہ (۱۰۰): سَهِّلْ فَسَهِّلْ يَا اِلٰهِىْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدُ الْاَبْرَار

سو مرتبہ (۱۰۰): وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَاد .

سو مرتبہ (۱۰۰): حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر .

سو مرتبہ (۱۰۰): شَيْئًا لِلّٰه چوں گدائے مُستمند المدد خواھم ز شاہ نقشبند

مندرجہ ذیل دعائیں گیارہ، گیارہ مرتبہ بشرط فرصت سو، سو مرتبہ۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ يَا شَافِىَ الْاَمْرَاض ۲۔ اَللّٰهُمَّ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَات ۳۔ اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِىَ الْحَاجَات

۴۔ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِىَ الْمُهِمَّات ۵۔ اَللّٰهُمَّ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّات ۶۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَات

۷۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَات ۸۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَات ۹۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ۱۱۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُعْطِىَ الْخَيْرَاتِ وَ الْحَسَنَات

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْن ۱۳۔ اَللّٰهُمَّ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْن ۱۴۔ اَللّٰهُمَّ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْن

Marfat.com

۱۵۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْن ۱۶۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ۱۷۔ اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن

۱۸۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ۱۹۔ آمِیْن

ذیل کی مناجات تین، پانچ یا سات مرتبہ پڑھ کر دعا مانگی جائے۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما — آفریں بر دست و بر بازوئے تو

شیئاً للہ چوں گدائے مستمند — المدد خواہم ز شاہ نقشبند

المدد اے خواجۂ مشکل کشا — ماہمہ محتاج تو حاجت روا

شیئاً للہ ایں گدائے دردمند — المدد اے خواجگانِ نقشبند

شیئاً للہ ایں غریبِ بے نوا — المدد اے خواجۂ مشکل کشا

اس ختم شریف کا ثواب بارواحِ خواجگانِ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ پیش کیا جائے۔

ہفت اسماء خواجگان نقشبند ا :۔ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ۳۔ خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ خواجہ ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ ۵۔ خواجہ یعقوب یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ۷۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبند مشکل کشاء رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

یا عمیم الفضل ذات با بقا کے واسطے — رحم کرنا مجھ پہ ختم الانبیاء کے واسطے
اس شفیع المذنبیں اور رحمۃ اللعالمین — صاحبِ عالی مناقب و الضحیٰ کے واسطے
ہو عطا مسکین کو یارب ترک ماسوا — حضرت صدیق ابو الفضل و عطاء کے واسطے
فارسی سلمان و قاسم ' جعفرِ صادق امام — بایزید و بو الحسن ذوالاتقا کے واسطے
کر عطا راہ شریعت اور طریقت بھی مجھے — خواجہ احمد یَسَوی با عزوجاہ کے واسطے
ہر طرح کی نصرت و امداد کا ہوں خواستگار — خواجہ بو منصور عالی مدعا کے واسطے
عیشِ نفسی سرکش و بدکیش سے محفوظ رکھ — بو علی اور یوسف صاحب صفا کے واسطے
اور خواجہ خالق و خواجہ عارف بحق — خواجہ محمود و علی ذو الاهتدا کے واسطے
حضرت بابا سماسی ' سید میرِ کلال — اور بہاؤ الدین امیر خواجہا کے واسطے
عشق اپنے میں ترقی بخش مجھ کو ربنا — خواجہ یعقوب چرخی بے ریا کے واسطے
دن بدن ہو یاالٰہی اتحاد ورابطہ — پیر سے ' خواجہ عبید اللہ ہما کے واسطے
خواجہ زاہد محمد ' خواجہ درویش ولی — خواجہ امکنگی محمد مقتدا کے واسطے
حضرت باقی باللہ خواجہ ہمت بلند — اور مجدد الف ثانی بادشاہ کے واسطے
آتش حرص و ہوا کو سرد کر دل سے مرے — خواجہ معصوم تارک ما سوا کے واسطے
جملہ دشواری و خواری حشر کی آسان ہو — حجت اللہ اور زبیر اولیا کے واسطے
دولت صبر و قناعت ہو عنایت یا اللہ — خواجہ قطب الدین حیدر مجتبیٰ کے واسطے
یا اللہ تیری رضا کی التجا کرتا ہوں میں — شاہ جمال اللہ آں صاحب رضا کے واسطے
مردہ دل زندہ ہو اے شہِ کون و مکاں — شاہ محمد عیسی سید مرتضیٰ کے واسطے

Marfat.com

سرخروئی دو جہاں یارب ہو میرے نصیب — فیضِ عالم خواجہ فیضِ اللہ کے واسطے
کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل میرا — حضرت نور ِ محمد پُر ضیاء کے واسطے
دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ — شاہ باز اَوج عرفاں باوفا کے واسطے
جن کا اصلی نام نامی ہے فقیر ِ محمدی — اور حاجی گل بھی خواجہ مقتدا کے واسطے
فتح ظاہر، فتح باطن بے نوا کو ہو عطاء — خواجہ حافظ فتح الدین خوش ادا کے واسطے
بخش علم معرفت کا مجھ کو یارب ملک و مال — شیخ محمد حسین عارف رہنماء کے واسطے
بخش دے اپنی محبت اور ترک ماسوا — خواجہ بشیر احمد سراج ھُدا کے واسطے
سوز اُلفت یا الٰہی کر عطاء اپنا مجھے — رہبرِ طریقت عبد الحمید با وفا کے واسطے
خواجگان نقشبندی کی محبت کر عطاء — قادری و سہروردی ' چشتیا کے واسطے
فیض سے جن کے ہوئے سرسبز اور تازہ قلوب — خاتمہ بالخیر ہو سب کا خدا کے واسطے
پھر یہ عاصی پُر معاصی بھی کریما بخش لے — حرمت حضرات شجرہ خواجہا کے واسطے
متقی و نیک اور صالح ہو سب میرا عیال — یاالٰہی تیری ذات پاک کبریا کے واسطے
اللّٰھم اغفر جمیع المومنین و المومنات — انبیاء و اصفیا و اولیاء کے واسطے

Marfat.com

درود پاک کی ایک سو ایک (101) خصوصیات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

۱۔ایک سو بار پڑھنے سے ایک سو حاجتیں پوری ہونگی۔

۲۔فرشتے پڑھنے والے پر درود بھیجیں گے۔ ۳۔اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

۴۔پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

۵۔پل صراط سے بجلی کی تیزی سے صحیح وسالم گزر جائے گا۔

۶۔دوزخ کے قہر سے بچ جائے گا۔ ۷۔حوض کوثر سے پانی پینا نصیب ہوگا۔

۸۔میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ ۹۔اللہ تعالی کے غصے سے محفوظ رہے گا۔

۱۰۔اللہ تعالی کی دوستی نصیب ہوگی۔ ۱۱۔اللہ تعالی کی رحمت برستی رہے گی۔

۱۲۔اللہ تعالی کے راستے میں جنگ لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔

۱۳۔رزق کشادہ ہوگا۔ ۱۴۔ہر مجلس میں زیب وزینت حاصل ہوگی۔

۱۵۔میدان حشر میں امن وامان حاصل ہوگا۔ ۱۶۔ہر دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

۱۷۔ہر جگہ اتفاق کی دولت حاصل ہوگی۔

۱۸۔دل کا بڑا سکون میسر آئے گا۔

۱۹۔خواب میں حضور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی۔

۲۰۔درود پاک پڑھنے والے کی غیبت کم ہوگی۔

۲۱۔دنیا میں فائدہ حاصل کرتا رہے گا۔

۲۲۔اللہ تعالی کی فرمانبرداری حاصل ہوگی۔

۲۳۔اس کے عیبوں پر اللہ تعالی پردہ ڈال دے گا۔

۲۴۔وہ حسرت کی موت نہیں مرے گا۔

Marfat.com

۲۵۔وہ بخل کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

۲۶۔اس کو بددعائیں نقصان نہیں پہنچائیں گی۔

۲۷۔اس کے بدن سے خوشبو آئے گی۔

۲۸۔وہ ہر جگہ نمایاں جگہ پا کر عزت حاصل کرے گا اور فتحیاب ہوگا۔

۲۹۔ ہر منافق کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۳۰۔حضور ﷺ کی شفاعت حاصل ہوگی۔

۳۱۔حضور ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

۳۲۔آپ ﷺ کا قرب حاصل ہوگا۔

۳۳۔دل ہر وقت نیکی کی طرف متوجہ رہے گا۔

۳۴۔آپ ﷺ کی محبت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

۳۵۔اللہ تعالی کی رحمت بڑھتی رہے گی۔

۳۶۔آپ ﷺ کے دربار عالی مرتبت میں اس کا نام لیا جائے گا۔(بہت بڑی سعادت ہے)

۳۷۔دنیا سے انشاء اللہ صاحب ایمان جائیگا۔

۳۸۔اللہ تعالی کے احسانات میں اضافہ ہوتا جائیگا۔

۳۹۔پڑھنے والے پر مرشد کامل کی خصوصیات جنم لیتی رہیں گی۔

۴۰۔اس کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

۴۱۔میدان حشر میں آپ ﷺ کا وصل نصیب ہوگا۔

۴۲۔بھولی ہوئی چیزیں یاد آیا کریں گی۔

۴۳۔جنت میں بہت بلند درجے حاصل ہونگے۔

۴۴۔زمین و آسمان والوں کی دعائیں اس کے لیے وقف ہونگیں۔

۴۵۔اللہ تعالی اس کی ذات میں برکات دے گا۔

Marfat.com

۴۶۔اس کے اعمال میں بڑی ہی برکت ہوگی۔

۴۷۔اس کی عمر اچھے کاموں میں گزرے گی۔

۴۸۔اس کی عمر میں برکت ہوگی۔

۴۹۔اسکی اولاد میں برکت ہوگی۔

۵۰۔اس کی اولاد تباہی و بربادی سے ہر حالت میں بچی رہے گی۔

۵۱۔گھر میں ہر وقت برکت ہوگی۔

۵۲۔گھر میں ہر حالت میں سلامتی وامن ہوگا۔

۵۳۔مال واسباب میں برکت ہوگی۔

۵۴۔اسکی چار پشتوں تک برکت رہے گی۔

۵۵۔آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری پائے گا۔

۵۶۔حج وعمرہ کے لیے جائے گا تو قبولیت کے درجے پائے گا۔

۵۷۔اس کی زبان پر اللہ تعالی اور اسکے رسول مقبول ﷺ کا ذکر جاری رہے گا۔

۵۸۔گناہوں کا کفارہ ہوتا رہے گا۔

۵۹۔حضور پاک ﷺ کے چہرہ مبارک کی زیارت کرے گا۔

۶۰۔حضور پاک ﷺ سے شرف مصافحہ حاصل ہوگا۔

۶۱۔حضور پاک ﷺ اس سے مخاطب ہونگے۔

۶۲۔فرشتے اس کی سفارش کرتے رہیں گے۔

۶۳۔حوریں اس کے واسطے منتظر ہوں گی۔

۶۴۔جنت اسکا انتظار کرتی رہے گی۔

۶۵۔فرشتے اسکے درود پاک کو سونے کے قلم سے چاندی کے اوراق پر لکھ کر سرکار ﷺ کے پاس پیش کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

۶۶۔ موت سے پہلے توبہ کی توفیق ملے گی۔

۶۷۔ موت کے وقت سختی سے محفوظ رہے گا۔

۶۸۔ اس کا گھر ہمیشہ روشن رہے گا۔

۶۹۔ فقر وفاقہ سے محفوظ رہے گا۔

۷۰۔ اس کی حاجتیں عجیب وغریب طریقے سے پوری ہوتی رہیں گی۔

۷۱۔ اس کے چہرے پر نور کے آثار ہونگے۔

۷۲۔ وہ فرشتوں کا امام بنے گا۔

۷۳۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا احترام کرتا رہے گا۔

۷۴۔ وہ سنت رسول مقبول ﷺ ادا کرنے کے لیے کوشاں رہے گا۔

۷۵۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا دیکھتا رہے گا۔

۷۶۔ جولوگ اسے ملیں گے وہ مسرت محسوس کریں گے۔

۷۷۔ آپ ﷺ کی ہر بات، ہر فعل سے محبت کرتا رہے گا۔

۷۸۔ اس کی کشتی ہر طوفان سے معجزانہ طور پر پار ہو جائے گی۔

۷۹۔ اس کی بلندیٔ درجات کے ساتھ قرب خداوندی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

۸۰۔ وہ ہمیشہ نیک ہدایت حاصل کرتا رہے گا۔

۸۱۔ وہ دنیا میں غمگین اور پریشان نہیں رہے گا۔

۸۲۔ حضور پاک ﷺ میدان حشر میں اس کے ضامن ہونگے۔

۸۳۔ جنت میں حضور پاک ﷺ کے پاس ہوگا۔

۸۴۔ درود شریف کی بدولت بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی بیماری آئی بھی تو اسکے گناہ کم ہو جائیں گے اور جلد شفاء پائے گا۔

۸۵۔ اس کی اولاد کا معاملہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

Marfat.com

۸۶۔ پل پل میں درود پاک پڑھنے والے کی بلاؤں کو اللہ تعالیٰ دور کرتا رہے گا۔

۸۷۔اس کی دولت میں بے پناہ اضافہ ہوگا' ایسے ہی مال و متاع میں۔

۸۸۔وہ ہمیشہ پاک صاف رہے گا۔

۸۹۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اسکے ساتھ ہوگی۔

۹۰۔نیک لوگوں کی صحبت سے مستفیض ہوگا۔

۹۱۔ولیوں' قطبوں' ابدالوں اور قلندروں کی زیارت کرتا رہے گا۔

۹۲۔اس کے دن رات کے گناہ' اسی رات مٹتے جائیں گے۔

۹۳۔وہ ایک ہی راستے پر چلے گا' وہ جنت کا راستہ ہے۔

۹۴۔وہ ہمیشہ سخی اور دل کا کشادہ ہوگا۔

۹۵۔اس کے لیے فلاح کے ذریعے کھلتے جائیں گے' وہ حیران ہوگا کہ اتنی بڑی برکت کیسے۔

۹۶۔دعائیں ہر وقت محفوظ ہوتی رہیں گی۔

۹۷۔قیامت کے دن شہدا کے ساتھ مقام پائے گا۔

۹۸۔اس کے اُلجھے ہوئے کام' سلجھتے رہیں گے۔

۹۹۔جو آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھے گا' اللہ تعالیٰ خود اُس پر سلام بھیجے گا۔

۱۰۰۔اس کو قبر اور حشر میں نور کی معیت حاصل ہوگی۔

۱۰۱۔درود پاک پڑھنے والے کے لئے خود نبی پاک ﷺ دعا کرتے ہیں' یہ مقام اور اعزاز ان برگزیدہ بندوں کا ہے جن کو خدا تعالیٰ سب سے ممتاز مقام عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

صبح اور شام کے اذکار

یہ تمام اذکار مختلف احادیث مبارکہ سے منقول ہیں نبی پاک ﷺ نے یہ اذکار خود بھی صبح وشام فرمائے ہیں اور اِن کے کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ ان اذکار کی بے شمار فضیلت و برکت ہے۔ صدق دل سے صبح وشام یہ اذکار کرنے والے کو اللہ تعالی کی طرف سے 'لا تعداد بلاؤں' بیماریوں' پریشانیوں' شیطانی عملوں اور حادثات سے پناہ حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ اذکار صبح فجر کے بعد اور شام کو مغرب سے پہلے یا بعد کیے جاسکتے ہیں۔ صبح کے وقت خط کشید الفاظ پڑھے جائیں اور شام کے وقت بریکٹ والے الفاظ پڑھے جائیں۔

(۱) اٰیَۃُ الْکُرْسِی۔ صبح وشام ایک ' ایک مرتبہ

(۲) سورۃ اخلاص ' سورۃ فلق ' سورۃ الناس صبح وشام تین' تین مرتبہ

(۳) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ صبح وشام دس مرتبہ

(۴) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(اگر وقت کی کمی ہو تو کم از کم گیارہ (۱۱) مرتبہ) صبح وشام سو ' سو مرتبہ

(۵) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ صبح وشام تین' تین مرتبہ

(۶) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ صبح وشام تین' تین مرتبہ

(۷) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ. اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ. اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

صبح وشام تین' تین مرتبہ

Marfat.com

(۸) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(اگر وقت کی کمی ہو تو کم از کم گیارہ (۱۱) مرتبہ) روزانہ سو (۱۰۰) یا ستر (۷۰) مرتبہ

(۹) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ رِضٰی نَفْسِہٖ وَ زِنَۃَ عَرْشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔

صبح وشام تین، تین مرتبہ

(۱۰) رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

صبح وشام تین، تین مرتبہ

(۱۱) اَصْبَحْنَا (اَمْسَیْنَا) عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَ عَلٰی کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ صبح وشام ایک ایک مرتبہ

(۱۲) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا (بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ اَصْبَحْنَا) وَ بِکَ نَحْیَا وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ (الْمَصِیْرُ) صبح وشام ایک ایک مرتبہ

(۱۳) اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ (اَمْسَیْنَا وَ اَمْسٰی) الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. رَبِّ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ (ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ) وَ خَیْرَ مَا بَعْدَہٗ (مَا بَعْدَھَا) وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ (ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ) وَ شَرِّ مَا بَعْدَہٗ (مَا بَعْدَھَا) رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ سُوْءِ الْکِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ۔

صبح و شام ایک ایک مرتبہ

(۱۴) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ

صبح وشام ایک ایک مرتبہ

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

صبح وشام ایک ایک مرتبہ

Marfat.com

(۱۶) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ صبح وشام ایک ایک مرتبہ

(۱۷) اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ شَیْطَانِ وَ شِرْكِهٖ۔

صبح وشام ایک ایک مرتبہ

(۱۸) جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدِنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ صبح وشام سات سات مرتبہ

(۱۹) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ صبح کم از کم دس مرتبہ

(۲۰) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

صبح وشام تین تین مرتبہ

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الزَّكِیِّ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحٰبِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

صبح وشام تین تین مرتبہ

Marfat.com

مسنون طریقے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

پُرفتن دور میں آپ ﷺ کی ایک سنت مبارک کو زندہ کرنے (عمل کرنے) کا ثواب سو (۱۰۰) شہیدوں کے ثواب کے برابر ہے۔ آیئے! ہم بھی آپ ﷺ کی سُنتوں پر عمل کر کے اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔

ہمارے نبی پاک ﷺ کی سنت مبارک ہے کہ

۱) آپ ﷺ رات کو مسواک اور وضو کیے بغیر استراحت نہ فرماتے (نہ سوتے)۔

۲) آپ ﷺ کھانا کھانے سے پہلے دست مبارک (ہاتھ) دھوتے اور اُنھیں کسی کپڑے وغیرہ سے صاف نہ فرماتے، کھانا کھانے کے بعد کُلی فرماتے، ہاتھ دھوتے اور کسی (صاف) کپڑے سے ہاتھ صاف فرماتے۔

۳) آپ ﷺ کھانا ٹیک لگا کر تناول نہ فرماتے بلکہ کھانا کھانے کے لیے اِن تین طریقوں میں سے کسی طریقہ سے تشریف فرما ہوتے اُکڑوں بیٹھ کر، ایک زانو بیٹھ کر، دو زانو بیٹھ کر

۴) آپ ﷺ کھانا دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے تناول فرماتے، انگلیوں کے اگلے حصے استعمال فرماتے۔ جڑوں سمیت تمام انگلیوں کو آپ ﷺ نے کھانے میں ڈبونے سے منع فرمایا ہے۔

۵) آپ ﷺ کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لیتے اور جس برتن میں کھانا کھاتے، اُس کو مکمل طور پر صاف فرماتے۔

۶) آپ ﷺ نے پیٹ بھر کر کھانے کھانے سے اور بہت تیز گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح دودھ اور مچھلی کو اکٹھا کھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۷) آپ ﷺ نے کھانا کھانے کے بعد (یا کھانے کے آخر میں) پانی پینے سے اور کھانا کھاتے

Marfat.com

ہی سو جانے سے منع فرمایا ہے۔

۸) آپ ﷺ بیٹھ کر، کھلے منہ کے پیالے میں پانی کو دیکھ کر اور عام طور پر تین گھونٹ میں چوس، چوس کر پانی نوش فرماتے۔

۹) آپ ﷺ نے پانی کو غٹ، غٹ کر کے پینے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح پانی کے پیالے (برتن) میں سانس لینے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۱۰) آپ ﷺ کبھی خالص دودھ نوش فرمایا کرتے اور کبھی دودھ میں سرد پانی ڈال کر (لسّی) نوش فرمایا کرتے۔

۱۱) آپ ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

۱۲) آپ ﷺ دائیں کروٹ چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کر کے آرام فرماتے اور دایاں ہاتھ، دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے۔

۱۳) آپ ﷺ سونے سے پہلے بستر مبارک کو جھاڑ لیتے، زیادہ تر آرام زمین پر ہی فرماتے اور سونے سے قبل چراغ بجھا دیتے۔

۱۴) آپ ﷺ نے نمازِ عشاء سے قبل سونے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵) آپ ﷺ کا لباس مبارک سفید، سُوتی اور موٹے کپڑے کا ہوتا، سر پر آپ ﷺ امامہ شریف، پگڑی مبارک یا صرف ٹوپی استعمال فرماتے، جن کا رنگ عام طور پر سفید، سبز یا سیاہ ہوتا۔ آپ ﷺ ہاتھ میں عصاء رکھتے۔

۱۶) آپ ﷺ نے ریشمی لباس مردوں کے لیے حرام قرار دیا ہے اور میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند فرمایا ہے۔

۱۷) آپ ﷺ سر کے بالوں کو تیل لگاتے، کنگھی فرماتے اور داڑھی مبارک کے بالوں کو بھی کنگھی فرماتے۔

۱۸) آپ ﷺ جمعہ یا جمعرات کے دن ہر پندرھویں دن ناخن تراشتے۔

Marfat.com

۱۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات والے دن سفر پر روانہ ہونا پسند فرماتے۔

۲۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی مکمل انگوٹھی پہنی (جس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا) یا ایسی انگوٹھی بھی پہنی جس کا نگینہ عقیق کا تھا' یہ نگینہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتھیلی کی جانب رکھتے (عام طور پر دائیں ہاتھ میں پہنتے)۔

۲۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات تین' تین سلائی سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔

۲۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر پیر (سوموار) کے دن کا روزہ لازمی رکھتے۔

۲۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناک اور کان کے بال اُکھیڑنے سے منع فرمایا ہے البتہ کاٹے جا سکتے ہیں۔

۲۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمائی کو ہاتھ سے روکنے' کبھی کبھار ننگے پاؤں چلنے اور جوتے اور موزے جھاڑ کر پہننے کا حکم دیا ہے۔

۲۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مریضوں کی عیادت کا بہت زور دیا ہے اور عیادت کے وقت اُن سے اپنے لیے دعاء کرانے کا بھی حکم دیا ہے۔ اُن (مریضوں) کی دعا کو فرشتوں کی دعاء کہا ہے۔

Marfat.com

چند منتخب احادیث مبارکہ

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے خلیل حضرت محمد ﷺ نے مجھے سات چیزوں کی وصیت فرمائی کہ

۱۔ میں اپنے سے کم مرتبہ والے آدمی کو دیکھوں' اپنے سے اعلیٰ مرتبہ والوں کو نہ دیکھوں۔

۲۔ میں مسکین سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں۔

۳۔ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے قطع رحمی اور ظلم کریں۔

۴۔ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہو۔

۵۔ اللہ (کے دین) کے بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈروں۔

۶۔ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

۷۔ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے کہوں کیوں کہ یہ عرش کے خزانوں میں سے ہے۔

اس حدیث مبارک اے کو امام احمدؒ اور امام طبرانیؒ نے بیان کیا ہے۔

☆☆☆

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک انصاری آدمی جنہیں ابو امامہ کہا جاتا ہے مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں ' آپ ﷺ نے فرمایا'' تجھے کیا ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں'' انہوں نے عرض کیا ' یارسول اللہ ! تفکرات ' پریشانیوں اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے ' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا '' کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ بزرگ و برتر تیرے فکر و غم کو دور کر دے اور تیری طرف سے تیرا قرضہ ادا کر دے '' حضور ﷺ نے فرمایا ''جب بھی تو صبح و شام کرے تو یہ پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ

Marfat.com

(اے اللہ! میں فکر وغم سے تیری پناہ میں آتا ہوں ' اے اللہ ! میں عاجزی اور سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخل و بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قرضہ کے غلبہ وکثرت اور لوگوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں'') حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ بزرگ و برتر نے میرے فکر وغم کو دور کر دیا اور مجھ سے میرا قرضہ اتروادیا''

اس حدیث مبارک اسے کو امام ابوداؤدؒ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

☆☆☆

'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا'' دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر یا راہ گزر ہو ' اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرلے تو صبح کا انتظار نہ کیا کر ' جب تو صبح کرلے تو شام کا انتظار نہ کیا کر اور اپنی صحت میں اپنی بیماری کے وقت کے لیے (نیکیاں (حاصل کر لے اور اپنی زندگی کے وقت اپنی موت کے لیے) نیکیاں (حاصل کرلے۔''

اس حدیث مبارک اسے کو امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ '' میرے پاس جبریل امینؑ چند دعائیں لے کر آئے اور کہنے لگے کہ آپ کو جب کوئی دنیاوی اہم کام درپیش ہو تو پہلے ان دعاؤں کو پڑھ لیجئے پھر اپنی حاجت طلب کیجئے۔

يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ بِكَ اُنْزِلُ حَاجَتِيْ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا

(اے آسمانوں اور زمینوں کے بے مثل پیدا کرنے والے' اے عزت و بزرگی والے' اے پکارنے والے کی پکار کو پہنچنے والے' اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس' اے دکھ اور برائی کو دور کرنے والے' اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ

Marfat.com

رحم کرنے والے اے پریشان حال لوگوں کی دعا قبول کرنے والے اے تمام جہانوں کے معبود تیرے ہی سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہوں' تو اسے خوب جانتا ہے لہذا تو اسے پورا کر دے۔) ''

اس حدیث مبارک ۲ے کو اصبہانی ؒ نے بیان کیا ہے اور اس کے بہت شواہد ہیں۔

☆☆☆

''حضرت عمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن حضرت بلال بن حارث سے فرمایا '' اے بلال جان لے '' ! حضرت بلال نے عرض کیا ' یارسول اللہ ﷺ کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا '' جان لے کہ جس شخص نے میرے بعد میری کسی مردہ سنت کو زندہ کیا تو اس کے لیے ان کے برابر اجر و ثواب ہوگا جنہوں نے اس پر) بعد میں (عمل کیا ہوگا اور انکے ثواب میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ اور جس شخص نے کوئی گمراہی والی بدعت جاری کی ہوگی تو اللہ تعالی اور اس کا رسول ان سے راضی نہیں ہوگا اور اس پر بھی ان کے برابر گناہ ہوگا جنہوں نے) اس کے بعد (اس پر عمل کیا ہوگا اور اس سے) بعد میں گناہ کرنے والے (لوگوں کے گناہ میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ ''

اس حدیث پاک اے کو امام ترمذی ؒ اور امام ابن ماجہ ؒ نے بیان کیا ہے اور ترمذی ؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

☆☆☆

''حضرت جابر رضی اللہ عنہما) اور ایک نسخہ میں حضرت ابن عمر (سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' جو شخص اللہ تعالی کے نام سے پناہ مانگے اسے پناہ دیدو اور جو اللہ کے واسطہ سے مانگے تو اسے عطا کر دو ' جو تمہیں بلائے تو اس کی بات سنو ' اور جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اسے (اس کا (بدلہ دے دو۔ اگر تم وہ چیز نہ پاؤ) جس سے بدلہ اتار سکو (تو اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اسکا بدلہ اتر گیا ہے۔ ''

اس حدیث پاک اے کو امام ابوداؤد ؒ امام نسائی ؒ اور امام ابن حبان ؒ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

Marfat.com

''حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا ' یارسول اللہ ! ﷺ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ وہ میری نظر کو کھول دے (درست کردے) آپ ﷺ نے فرمایا '' کیا میں تجھے (اسی طرح ہی نہ) چھوڑ دوں '' اس نابینا آدمی نے عرض کیا' یارسول اللہ میری بینائی کا جاتا رہنا میرے لیے بڑا ہی تکلیف دہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا '' اچھا جاؤ اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلٰى رَبِّیْ بِكَ اَنْ يَّكْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَ شَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ

(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمد! ﷺ میں آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری آنکھ کھول دے (روشن کردے) اے اللہ! میرے بارے میں انکی شفاعت قبول فرما' اور میری شفاعت بھی میرے معاملے میں قبول فرما۔) راوی کہتے ہیں کہ (دعا مانگنے کے بعد) وہ شخص واپس لوٹا تو اللہ تعالی نے اسکی نظر سے پردہ (نابیناپن) دور کردیا تھا۔''

اس حدیث مبارک اسے کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے

☆☆☆

''حضرت عبداللہ اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جس شخص کو اللہ کی بارگاہ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بہت اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے ' پھر اللہ تعالی کی حمد وثنا کرے اور (نبی کریم ﷺ) پر درود پاک پڑھ کر یہ دعا کرے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ·

Marfat.com

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ حلم والا بزرگ ہے' اللہ پاک ہے ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے' سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع' بخشش کے اسباب' نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں' میرے تمام گناہ بخش دے' میرے جملہ غم غلط کردے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرمادے' اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت کرنے والے۔)

پھر دنیا و آخرت کے معاملے میں جو چاہے سوال کرے ' بیشک وہ (عطا کرنے کی) قدرت رکھتا ہے۔" "اس حدیث مبارک ا ے کو امام ترمذیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے بیان کیا ہے۔

☆☆☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ یمن کی طرف بھیجے گئے تو انہوں نے عرض کیا ' یارسول اللہ ! مجھے وصیت کیجئے ' آپ ﷺ نے فرمایا " اپنے دین کو خالص کر (یعنی دین کے تمام کام رضائے الٰہی کے لیے کر) تھوڑا عمل بھی تیرے لیے بہت ہو جائے گا۔"

اس حدیث مبارک ا ے کو امام حاکمؒ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

☆☆☆

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ " اخلاص والوں کے لیے بشارت ہے ' یہ لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ہر ایک اندھیرا اور فتنہ ان سے دُور ہو جاتا ہے"

اس حدیث مبارک ۲ ے کو امام بیہقیؒ نے بیان کیا ہے۔

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " اللہ بزرگ و برتر ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا یقین رکھتا ہے میں اس کے مطابق ہوتا ہوں' اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اس جماعت (یعنی فرشتوں) میں کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہیں۔ اور اگر

Marfat.com

وہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں بازو پھیلانے کے برابر اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اسکی طرف آتا ہوں"

اس حدیث مبارکہ کو امام بخاریؒ امام مسلمؒ اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے۔

☆☆☆

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا ' یا رسول اللہ ! مجھے ایسی چیز سکھایئے جسے میں اللہ بزرگ و برتر سے مانگوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا " اللہ تعالی سے خیر و عافیت طلب کرو " میں نے چند دن ٹھہر کر پھر دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا " اے عباس 'اے رسول اللہ کے چچا ! اللہ تعالی سے دنیا اور آخرت کی خیر و عافیت طلب کرو۔ "

☆☆☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا پھر حدیث مبارکہ بیان کی یہاں تک اس میں کہا کہ پھر حضور ﷺ نے فرمایا " کیا میں نیکی کے دروازوں کے متعلق تیری راہنمائی نہ کروں؟ "میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ' آپ ﷺ نے فرمایا " روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔ "

اس حدیث مبارکہ کو امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ حسن صحیح ہے۔

☆☆☆

ایک روایت میں ہے کہ " اللہ کے احکام کی حفاظت کر تو اُسے اپنے سامنے پائے گا ' تو خوشحالی کی حالت میں اُس کو یاد رکھ وہ تجھے سختی کی حالت میں یاد رکھے گا اور جان لے کہ جب وہ تجھے غلط طرف لگا دے گا تو کوئی تمھیں درست طرف نہ لے جائے گا اور جب وہ تجھے درست راستے پر لگا دے گا تو کوئی تمھیں غلط طرف نہیں لے جائے گا۔ نیز جان لے کہ مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشائش مصیبت کے

Marfat.com

ساتھ ہے اور آسانی تنگی کے ساتھ ہے۔ ''مسند امام احمد ☆☆

☆☆☆

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا ' یارسول اللہ ! قیامت کے دن آپکی شفاعت کا سب لوگوں سے زیادہ (حقدار) کون سعادت مند ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' اے ابو ھریرہ ! میرا گمان تھا کہ تجھ سے پہلے اس بات کے متعلق کوئی نہیں پوچھے گا ' کیونکہ میں نے تجھے حدیث (کے حصول پر) بڑا حریص دیکھا ہے۔ قیامت کے دن تمام لوگوں سے بڑھ کر میری شفاعت کا سب سے زیادہ (مستحق) وہ سعادت مند ہوگا جس نے خالص اپنے دل و جان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا ہوگا۔''

اس حدیث مبارک ـــا کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا۔ اور جنت کی ایک منزل کو تو نے (اپنا) ٹھکانہ بنالیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے درخواست کی کہ حضور قیامت کہ دن میری سفارش فرمائی جائے۔ سرکار نے فرمایا کہ میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں حضور کو کہاں تلاش کروں گا؟ سرکار نے فرمایا پہلے مجھ کو پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر حضور پل صراط پر نہ ملیں۔ فرمایا تو میزان پر۔ میں نے عرض کیا اگر میزان پر بھی نہ ملیں۔ فرمایا تو پھر حوضِ کوثر پر۔ میں ان تین جگہوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ (یعنی ان مقامات میں سے ایک جگہ ضرور ملوں گا۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے بعض لوگ کئی جماعت کی شفاعت کریں گے۔ اور بعض لوگ ایک قبیلہ کی۔ اور بعض لوگ دس سے چالس کی

Marfat.com

شفاعت کریں گے۔ بعض لوگ ایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ میری کل امت جنت میں داخل ہو جائے گی۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

حضرت معاویہ بن جاہمہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد جاہمہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے۔ حضور سے مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ ارشاد فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں؟ فرمایا اس کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لیے حاضر ہو تو اللہ تعالی اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضور ﷺ کے ایک صحابی نے کہا کہ سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تبارک وتعالی سے ڈرے اس کے لیے مالدار ہونا کوئی حرج نہیں۔ اور پرہیز گار آدمی کے لیے جسمانی تندرستی مالداری سے بہتر ہے۔ اور خوش دلی بھی خدائے تعالی کی نعمتوں میں سے (ایک عظیم نعمت ہے۔) (مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے (واقعی) مجھ کو ہی دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہم نظر بد کے لیے دعا تعویذ کرائیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا حضور ﷺ نے فرمایا اسے دعا تعویذ کراؤ اسے نظر بد لگی ہے (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جن کو نہ تم نے

Marfat.com

کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تا کہ وہ تمھیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم۔ مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اس لیے کہ وہ یا تو نیکو کار ہوگا تو ممکن ہے اس کے نیک عمل میں زیادتی ہو جائے اور یا بدکار ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ آئندہ توبہ کر کے خدائے تعالی کی خوشنودی حاصل کرلے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لے گے جو قریب المرگ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خدائے تعالی کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں حضور نے فرمایا

یہ دونوں (یعنی خوف و رجا) اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے۔ خدائے تعالی اسے وہ چیز دے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھے گا جس سے وہ ڈرتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مشکوۃ)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ خدائے تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالی کے رسول ہیں تو اللہ تعالی اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے (مسلم شریف)

حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ عطا ہوا تھا رعب سے میری مدد فرمائی گئی اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ (احمد الامن والعلی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہنچتی مسلمان کو کوئی اذیت مرض یا اس کے سوا کچھ اور لیکن اللہ تعالی اس کے سبب اسکے (صغیرہ) گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے

Marfat.com

بخار کو برا کہا۔ حضور نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو اس لیے کہ وہ (مومن کو) اس طرح گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ جیسے آگ لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (ابنِ ماجہ۔ مشکوۃ)

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔ (احمد۔ مشکوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ رات دن پے در پے روزہ ست نہ رکھو۔ صحابہ نے کہا کہ حضور تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ میں تمھارے مثل ہرگز نہیں ہوں۔ بے شک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا کھل کے ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کا تالو نظر آئے۔ آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے نجس دوا (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

حضرت ابنِ عباسؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو آنسو آنکھ سے ہو اور جو غم سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس کی رحمت کا حصہ ہے۔ اور غم کا جو اظہار ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (مشکوۃ)

حضرت ابوسعیدؓ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بہت سچے اور دیانت دار تاجر (کا حشر) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (علیہم السلامؓ)

حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جب کوئی اس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا وہ حلال ہے یا حرام۔ (بخاری شریف)

افسوس کہ یہ باتیں علانیہ کھلے طور پر مسلمان میں اس طرح رائج ہوگئی ہیں۔ کہ اب لوگوں کو احساس

Marfat.com

ہی نہیں ہوتا کہ ہم حرام روزی سے اپنا پیٹ بھر کر اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ بلکہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس طرح حرام روزی حاصل کرنے میں بے باک نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

بارہ بہت اہم کلمات

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے حضور سرور کائنات ﷺ سے روایت کی ہے کہ آں حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بارہ کلمے تورات ' انجیل ' زبور اور فرقان سے چنے ہیں۔ جو ایماندار اِن کو ایک ورق پر لکھے اور ہر روز اس کو دیکھے اور پھر اِن پر عمل کرے۔ خدا تعالی کے مقبولوں میں سے ہو جائے گا۔

خدا تعالی فرماتا ہے کہ

پہلا کلمہ ۔ اَے فرزند آدم! روزی کا غم نہ کھا۔ جب تک میرا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا۔

دوسرا کلمہ ۔ اَے فرزند آدم! بادشاہ ظالم اور امیر کبیر سے مت ڈر۔ جب تک میری سلطنت ہے اَور میری سلطنت ہمیشہ کے لیے ہے۔

تیسرا کلمہ ۔ اَے فرزند آدم! کسی سے محبت مت کر اور کسی سے کچھ مت مانگ جب تک تو مجھے پائے اور مجھے جب چاہے گا' پائے گا۔

چوتھا کلمہ ۔ اے فرزند آدم! میں نے سب چیزیں تیرے لیے بنائی ہیں اور تجھ کو اپنے لیے۔ پس تو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازے پر ذلیل مت کر۔

پانچواں کلمہ ۔ اَے فرزند آدم! میں جس طرح تجھ سے کل کا عمل نہیں چاہتا' اسی طرح تُو بھی مجھ سے کل کی روزی مت مانگ۔

چھٹا کلمہ ۔ اَے فرزند آدم! جس طرح میں سات آسمان' عرش' کرسی اور سات زمینوں کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا' اسی طرح تیرے پیدا کرنے اور روزی دینے سے عاجز نہیں ہوں گا۔ بے شک روزی پہنچاؤں گا۔

ساتواں کلمہ ۔ اَے آدم کے بیٹے! جس طرح میں تیری روزی نہیں چھینتا' اِسی طرح تُو بھی میری

Marfat.com

عبادت مت چھوڑ اور میرے حکم کے خلاف مت کر۔

آٹھواں کلمہ ۔ اَے ابن آدم! جس قدر میں نے تیری قسمت میں لکھ دیا ہے' اُس پر راضی رہ اور نفس و شیطان کی خواہشوں سے دل مت بہلا۔

نواں کلمہ ۔ اَے فرزند آدم! میں تیرا دوست ہوں تُو بھی میرا دوست بنا رہ اور میری محبت و عشق کے غم سے کبھی خالی نہ ہو۔

دسواں کلمہ ۔ اَے ابن آدم! میرے غصے سے نڈر مت ہو جب تک تُو پل صراط سے گذر کر بہشت میں داخل نہ ہو جائے۔

گیارھواں کلمہ ۔ اَے ابن آدم! تُو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غصہ ہوتا ہے اور اپنے نفس پر میری رضامندی کے لیے غصہ نہیں ہوتا۔

بارھواں کلمہ ۔ اَے ابن آدم! اگر تُو میری تقسیم پر راضی ہو جائے تو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑا لے گا اور اگر تُو اس پر راضی نہ ہو' تو نفس کو تجھ پر مقرر کر دوں گا تا کہ جانوروں کی طرح تجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرائے۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی کہ کچھ حاصل نہ ہو مگر اسی قدر جو میں نے مقدر کیا ہے۔

حوالہ

☆☆☆

خطبہء حجۃ الوداع

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

لوگو! تمہارے خون ' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو' لوگو تمہیں عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا ' خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

Marfat.com

لوگو! جاہلیت کی ہر بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔

جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ (ختم) کرتا ہوں۔

پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے' یعنی ابن ربیعہ بن الحارث کا خون' جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مارڈالا تھا' میں معاف کرتا ہوں۔

جاہلیت کے زمانے کا سود ملیامیٹ (ختم) کر دیا گیا ہے۔ پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے' وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا۔

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔

اللہ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے ' تمہارا حقوق جو عورتوں پر ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ جس کو تم پسند نہ کرو ' اس کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں اور تمہارے بستروں پر قدم نہ رکھنے دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔

عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ' اچھی طرح پہناؤ۔

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے' وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید اُمت پیدا ہونے والی ہے' سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو' سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو' مالوں کی زکوۃ خوش دلی کے ساتھ دیا کرو' بیت اللہ کا حج بجالاؤ اور اپنے اولیائے امور و حکام کی اطاعت کرو۔ جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگار کے فردوس بریں میں داخل ہو گے۔

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت پوچھا جائے گا۔ مجھے بتا دو کہ تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا: ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچا دیئے۔ آپ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے ہم کو کھوٹے اور کھرے کی بات اچھی طرح بتا دیا۔

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا اور فرمایا ''اے اللہ! گواہ رہنا'' (تین مرتبہ ارشاد فرمایا)

پھر فرمایا دیکھو! جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں اس کی تبلیغ کرتے رہیں، ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ اس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں جن پر تبلیغ کی جائے۔''

Marfat.com

مناجات

اِن بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل وخوار، مسکین وگدا کے واسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول کیجیو یہ عرض انکی برکت سے قبول
ہاتھ پھیلائے تیرے آگے دعا کے واسطے

گرچہ ہم بدکار نالائق ہیں اے شاہ جہاں پر بتا در کو تیرے اب چھوڑ کر جائیں کہاں
کون ہے تیرے سوا ہم بے نوا کے واسطے

چرخ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحر الم اب چارسُو ہے فوجِ غم، کر جلد بہرِ کرم
کچھ رہائی کا سبب ہم مبتلا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے اور تکیہ زہد کا زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ، مجھ بے دست وپا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہشِ علم وادب
درد دل پر چاہیے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل ہوش وفکر اور نعمائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے ہمیں پر اَب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا کے واسطے

گرچہ عالم میں الٰہی مَیں سعی بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا، لائق تیری سرکار کی
جان ودل لایا ولے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ نہ میرا ہدیہ قابل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم ورضا کے واسطے

Marfat.com

حد سے ابتر ہو چکا ہے حال مجھ ناشاد کا　　کی جیو امداد اللہ وقت ہے امداد کا

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

اللھم اغفر جمیع المومنین والمومنات　　اللھم اغفر جمیع المسلمین و المسلمات

انبیاء اولیاء و اصفیاء کے واسطے

Marfat.com

والدین کو خصوصی پیغام

بچوں کو ضروری ہے کہ نماز سکھائی جائے اس لیے کہ اول اور آخر یہ ہی کام آئے گی۔ ہم اکثر بچوں کو اس طرف نہیں لاتے اور نہ ہی خود آتے ہیں۔ نماز اور نماز جنازہ سکھائی جائے یہ ہمارے لیے شرمناک بات ہے۔ نماز ماں کی گود سے لے کر قبر کی گود تک کام آتی ہے۔ لہذا بہت ضروری ہے کہ ہم خود بھی نماز سیکھیں اور بچوں کو بھی سکھائیں۔ آپ اس کو توجہ کا مرکز بنائیں یہ ہمارے کام آئے گی۔

ہزار بار بشویم دہن ز مُشک و گلاب
ہنوز نام تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتن کمال بے ادبی است

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہرباں کے

صِفتِ ایمان

ایمان مفصّل اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور

کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ

اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر

وَالۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ

اور اچھی بُری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی

تَعَالٰی وَ الۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ ط

طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر

ایمان مُجمل اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسۡمَآئِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

Marfat.com

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

شش کلمہ

اوّل کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اس کے بندے اور رسول ہیں

Marfat.com

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ

پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں

لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ

اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَ

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے جو مرے گا نہیں عظمت اور بزرگی

الْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

والا ہے بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

Marfat.com

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے

اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً

جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر درپردہ یا کھلم کھلا

وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ

اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے

وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ

اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بے شک تو غیبوں کا

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ

Marfat.com

أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ

کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے

لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ

اس (گناہ) سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَ

کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور

الْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے

وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَآ

اور (باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے

Marfat.com

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ؕ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ ؕ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اَشْھَدُ

کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؕ حَیَّ عَلَی

اللہ کے رسول ہیں نماز پڑھنے کے لئے آؤ نماز

الصَّلٰوۃِ ؕ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ

پڑھنے کیلئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ

Marfat.com

فجر کی اذان میں یہ اضافہ کرے

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ

نماز نیند سے بہتر ہے نماز

نماز کی تکبیر میں یہ اضافہ کرے

خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

نیند سے بہتر ہے تحقیق نماز کی جماعت کھڑی ہو گئی

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تحقیق نماز کی جماعت کھڑی ہو گئی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ

اے اللہ اے پروردگار اس پوری پکار کے

وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ

اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ

اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو

Marfat.com

مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا

مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو

شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا

نماز

نیتِ نماز اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ

تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ایک اسی کا ہو کر اور میں

الْمُشْرِكِیْنَ ۝ تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ

مشرکوں میں نہیں اللہ بہت بڑا ہے

ثناء سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے خوبیوں والی

Marfat.com

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے مہربان ہے

الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ

رحم والا قیامت کے دن کا مالک ہے ہم تیری

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ

Marfat.com

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام

عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

کیا نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن

اور نہ گمراہوں کا الٰہی قبول فرما

سورۃ اخلاص پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ

کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ

الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ

بے نیاز ہے نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ **تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

بھی اس کا ہمسر نہیں ہے اللہ بہت بڑا ہے

رکوع میں تین بار پڑھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

Marfat.com

تسمیع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

اللہ نے اس بندے کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی

تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ **تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اے ہمارے پروردگار تیرے لئے تمام تعریف ہے — اللہ بہت بڑا ہے

سجدے میں تین بار پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی **تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پاک ہے میرا پروردگار بڑا عالیشان — اللہ بہت بڑا ہے

تشہد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَ

تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی عبادتیں اور

الطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ

مالی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی اور

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی

اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور

عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

Marfat.com

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور اسکے پیغمبر ہیں

درود شریف

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

الٰہی ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی

اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا

مَّجِیْدٌ ط اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

ہے بزرگ ہے الٰہی برکت نے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ

ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(علیہ السلام) کو اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے

Marfat.com

دعا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ

اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری

ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ

اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار مجھ کو

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جب کہ (سموں کا) حساب ہونے لگے

دونوں طرف کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

فرضوں کے بعد یہ دعا پڑھئے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

الٰہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے

وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے اے ہمارے پروردگار ہم کو سلامتی کے ساتھ

وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا

زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر میں ہم کو داخل کر اے ہمارے پروردگار تو برکت والا ہے

Marfat.com

وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور بلند ہے اے صاحب عظمت اور بزرگی والے

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے کارخانہ عالم کو قائم رکھنے والا ہے

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ

اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

(کسی کی) سفارش کرے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کے معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ

عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

Marfat.com

وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ

ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ

عالی ہے

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ **دعائے قنوت** **وتر کی آخری رکعت میں پڑھیے** اَللّٰھُمَّ اِنَّا

الٰہی ہم تجھ سے

عالی شان عظمت والا ہے

نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ

مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں

وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ

اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں

وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں

مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ

اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے

نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ

نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے

Marfat.com

وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب

بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ　نماز کے بعد یہ پڑھے　سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ بار)

کافروں کو ملنے والا ہے　پاک ہے اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ بار) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳۴ بار) اور ایک بار کلمہ توحید

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے　اللہ بہت بڑا ہے

تسبیح تراویح　سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

پاک ہے وہ　زمین کی بادشاہی　اور آسمانوں کی بادشاہی والا

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَ

پاک ہے وہ　عزت　اور بزرگی　اور ہیبت　اور

الْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ

قدرت والا　اور　بڑائی　اور دبدبے والا　پاک ہے

الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ

بادشاہ (حقیقی) زندہ　جو　سوتا نہیں　اور نہ مرے گا

Marfat.com

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں

وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط

اور روح کا پروردگار الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے

يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط

اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے

روزہ رکھنے کی نیت

بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ

میں نے ماہِ رمضان سے کل کے روزے کی نیت

رَمَضَانَ ط

روزہ کھولنے کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَكَ

کی الٰہی میں نے تیرے لئے

صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ رکھا

وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ط

اور تیرے رزق پر افطار کیا

Marfat.com

اسمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ

تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط **دوسری تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر رحمت

كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَ

بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی کی اور

تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

رحم کیا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط **تیسری تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اللہ بہت بڑا ہے

دُعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور

Marfat.com

شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو

وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا

اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا

تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو

فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ **چوتھی تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ

اسکو ایمان پر موت دے اللہ بہت بڑا ہے

دائیں اور بائیں کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؕ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

لڑکے کی میت پر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ

الٰہی اس لڑکے کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور اسکو

لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ

ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے

Marfat.com

مُشَفَّعًا ط **لڑکی کی میت پر یہ دعا پڑھے** اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا

اور جسکی سفارش منظور ہو جائے   الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے

فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ

والی بنادے   اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے

اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

اور اسکو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے   اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ

تم پر سلام   اے قبروں والو! تم

لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ

ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور

لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ وَيَغْفِرُ

تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے خدا سے راحت مانگتے ہیں اور اللہ

اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ اِيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ط ۞

ہمیں اور تمہیں بخشے   اور ہم پر   اور تم پر   رحمت کرے ۞

Marfat.com

مسائلِ طہارت و نماز

طریقۂ غسل پہلے استنجا کریں۔ اس کے بعد جو نجاست بدن پر لگی ہو، دھو ڈالیں۔ پھر تمام بدن کو مل کر تین دفعہ پانی بہائیں۔ ایسا نہ ہو کہ بدن کا کوئی حصہ یا بال دُھلنے سے رہ جائے۔ مگر یاد رہے کہ وضو میں ناک میں پانی ڈالنا اور کُلّی کرنا سنّت ہے لیکن غسل میں فرض ہے۔

طریقۂ وضو (اگر ضرورت ہو تو) پہلے استنجا کرو پھر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے بیٹھ کر بِسمِ اللہِ پڑھو۔ پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھو کر مسواک سے دانت صاف کرو مسواک نہ ہو تو انگشتِ شہادت سے دانتوں کو مل لو۔ پھر مُنہ میں پانی ڈال کر تین مرتبہ کُلّی کرو۔ کُلّی کے بعد تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے نتھنے صاف کرو۔ بعد میں مُنہ پر پانی ڈال کر تین مرتبہ دھو ڈالو اور یہ خیال رکھو کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور کانوں کی کنپٹیوں تک مُنہ دھویا جائے۔ اگر اتنے حصّہ میں ایک بال بھی خشک رہے گا تو وضو نہیں ہوگا۔ پھر دونوں ہاتھ تین تین دفعہ کہنیوں سمیت پہلے دایاں پھر بایاں دھوؤ۔ اب نیا پانی لے کر سر، کانوں اور گردن کا مسح کرو۔ آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت پہلے دایاں پھر بایاں دھو کر اُٹھ بیٹھو۔ وضو کرتے وقت باتیں نہ کرنی چاہئیں۔ بلکہ ہر عضو دھوتے وقت کلمۂ شہادت وردِ زبان رہنا چاہیئے۔

تیمّم بیماری، مسافرت، خوفِ دشمن اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم

Marfat.com

کر لینے کا حکم ہے۔ یعنی پاک مٹی یا ایسی چیز جس پر پاک مٹی پڑی ہو دونوں ہاتھ مار کر ایک بار اپنے چہرے پر پھیر لیا کرو پھر دوسری دفعہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں کہنیوں سمیت ملو۔

اوقاتِ نماز و تعدادِ رکعت

نمازِ فجر کا وقت پو پھٹنے سے سورج کے نکلنے سے پہلے تک ہے۔ اِس میں دو سنتِ مؤکدہ اور دو فرض پڑھے جاتے ہیں۔

نمازِ ظہر کا وقت دوپہر ڈھلنے سے لیکر ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کر دو مثل ہونے تک ہے۔ اِس میں چار سنتِ مؤکدہ، چار فرض، دو سنتِ مؤکدہ اور دو نفل پڑھنے چاہئیں۔

نمازِ عصر کا وقت دو مثل کے بعد سے سورج غروب ہونے سے پہلے تک ہے مگر سورج غروب ہونے سے تقریباً ۲۰ منٹ پہلے وقت مکروہ شروع ہو جاتا ہے۔ اِس میں چار سنتِ غیر مؤکدہ اور چار فرض پڑھے جاتے ہیں۔

نمازِ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے لیکر مغرب میں شفق کی سُرخی ختم ہونے تک ہے۔ اس میں تین فرض، دو سُنتِ مؤکدہ اور دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔

نمازِ عشاء کا وقت سفید شفق کے ختم ہونے سے لیکر صبحِ صادق تک ہے مگر افضل وقت نصف رات تک ہے۔ اس میں چار سُنتِ غیر مؤکدہ، چار فرض، دو سُنتِ مؤکدہ، دو نفل، تین وتر اور دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔

ترکیبِ نماز

نمازی کو چاہیئے کہ قبلہ کی طرف منہ کرے۔ پھر نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ناف کے نیچے باندھ لے اور ثناء پڑھے۔ اس کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر سورۂ اخلاص یا کوئی اور سورت پڑھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جا کر تین یا

Marfat.com

پانچ یا سات بار رکوع کی تسبیح پڑھے۔ پھر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا تسمیع و تحمید کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جا کر تین یا پانچ یا سات بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا بیٹھ جائے اور بقدر ایک تسبیح بیٹھ کر پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدے میں جائے اور پہلے سجدہ کی طرح تسبیحیں پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑھے مگر ثنا اور تعوذ نہ پڑھے۔ جب دوسری رکعت پوری کر چکے تو دو زانو ہو کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔ اب اگر فرضوں کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد پڑھ کر تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور باقی رکعتیں بھی اسی طرح پڑھے مگر ان میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہ پڑھے۔ لیکن اگر چار سنتیں پڑھنی ہوں تو اخیر کی دو رکعتوں میں بھی کوئی سورت پڑھنی چاہیئے۔ سب سے آخر رکعت میں جب تشہد پڑھا جائے تو اس کے ساتھ درود اور دعا پڑھ کر دائیں بائیں طرف سلام پھیرے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر کلمۂ توحید پڑھے اور دعا مانگے۔

اگر نماز با جماعت پڑھو تو پہلی رکعت میں ثنا خاموشی سے پڑھ کر خاموش ہو جاؤ۔ اور باقی رکعتوں میں کچھ نہ پڑھو مگر جب امام تکبیر کہے تو تم بھی آہستہ سے تکبیر کہو۔ رکوع اور سجدوں میں تسبیح پڑھو۔ جب امام صاحب تسمیع کہیں تو تم تحمید کہو اور قعدہ میں تشہد پڑھو۔ اگر جماعت شروع ہے اور تم اس وقت آکر ملے ہو جبکہ امام صاحب پہلی رکعت میں الحمد شریف یا کوئی اور سورت پڑھ رہے ہوں تو تمہیں چاہیئے کہ فوراً جماعت کے ساتھ مل جاؤ اور خاموشی سے سنتے رہو۔ جب امام صاحب رکوع میں جائیں تو تم بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔ اور اسی طرح امام کی پیروی میں نماز ختم کرو۔ اور اگر تمہارے

Marfat.com

شامل ہونے سے پہلے امام صاحب کوئی رکعت پڑھ چکے تھے اور تمہاری وہ رکعت رہ گئی ہو تو اُسے امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کر لو۔ اور جو رکعت تم خود شروع کرو اُسے ثنا، سے شروع کرو۔ یاد رہے کہ اگر مقتدی کی کچھ نماز باقی ہے تو امام کے ساتھ آخری رکعت میں صرف التحیات پڑھے درود شریف اور دعا، نہ پڑھے بلکہ نماز کی آخری رکعت میں التحیات، درود شریف اور دعا، پڑھے۔

نمازِ جمعہ

جمعہ کی نماز ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے لیکن عورت، غلام، بیمار پر فرض نہیں۔ اگر پڑھ لیں تو ادا ہو جاتی ہے۔

جمعہ کے دن غسل کرنا سنّت ہے اور خوشبو لگانا پاک صاف کپڑے پہننا مستحب ہے۔

جو شخص جس قدر جلد جامع مسجد میں آئے گا اسی قدر اُسے زیادہ ثواب ملے گا ——

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اُس کا نام لکھ لیتے ہیں پھر اُس کے بعد دوسرے کا۔ اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب سے پہلے آتا ہے اُسے ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو۔ اُس کے بعد جیسے گائے کی قربانی۔ پھر جیسے مرغ کی قربانی میں پھر جیسے اللہ کی راہ میں انڈا دیا جائے۔ پھر خطبہ شروع ہوتا ہے تو فرشتے بھی خطبہ سنتے ہیں اور لکھنا بند کر دیتے ہیں۔ جو بعد میں آئے اسے نماز ہی کا ثواب ملے گا۔

نمازِ تراویح

نمازِ تراویح مرد و عورت دونوں کے لیے سنّت ہے۔ ماہِ رمضان میں نمازِ عشاء کے فرض اور سنّت پڑھ چکنے کے بعد بیس رکعت، دو

Marfat.com

پانچ یا سات کر کے با جماعت پڑھنی چاہئیں۔ نمازِ تراویح کے بعد وتر با جماعت پڑھنے چاہئیں نمازی کی چند رکعتیں رہتی ہوں اور وتر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو لازم ہے کہ وتر با جماعت پڑھے نمازِ تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر تسبیحِ تراویح پڑھنا مستحب ہے۔ تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سُنّت ہے۔ اور پورا قرآن نہ پڑھا جا سکے تو سورتیں یا آیتیں پڑھ لیا کریں۔

نمازِ وتر

نمازِ وتر واجب ہے اس کی تینوں رکعت الحمد شریف کیساتھ کوئی سورت ملا کر پڑھی جاتی ہے۔ تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ تکبیر کے ساتھ کانوں تک اسی طرح اُٹھائے جس طرح تکبیرِ تحریمہ کے وقت اُٹھاتے ہیں پھر ہاتھ باندھ کر دعا قنوت آہستہ آواز سے پڑھے۔ وتر صرف ماہِ رمضان میں با جماعت پڑھنے چاہئیں۔

طریقہ نمازِ عیدین

نمازِ عید آبادی سے باہر کُھلے میدان میں با جماعت ادا کرنی چاہیئے۔ بوڑھے کمزور اگر شہر کی بڑی مسجد میں پڑھ لیں تو بھی درست ہے۔ نمازی کو چاہیئے کہ جب صفیں درست ہو جائیں اور امام تکبیرِ تحریمہ کہے تو وہ بھی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر تکبیرِ تحریمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثناء پڑھنے کے بعد تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر بار دونوں ہاتھ مثلِ تکبیرِ تحریمہ کے کانوں تک اُٹھائے۔ ہر تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دے۔ مگر تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے اور امام اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر قراءت شروع کرے اور مقتدی خاموشی سے امام کی قراءت سُنے اور امام کی پیروی میں رکوع و سجود کرے اور رکوع و سجود کرتے وقت آہستہ آواز میں تکبیر کہتا رہے اور اسی طرح رکوع و سجود کی تسبیحیں بھی پڑھے۔ پھر رکوع و سجود کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت کی قراءت خاموشی کے ساتھ سُنے اور جب امام تکبیریں کہے تو یہ بھی امام کے ساتھ

Marfat.com

آہستہ آواز میں تکبیریں کہا جائے اور تکبیروں کے درمیان ہاتھ کھلے چھوڑ دیا کرے مگر تیسری تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھنے کی بجائے کھلے چھوڑ دے اور بغیر ہاتھ اُٹھائے چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور حسبِ معمول قومہ سجدہ جلسہ اور قعدہ بجا لاکر اور دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔ نمازِ عیدین کے بعد خطبہ پڑھنا اور سُننا سُنّت ہے۔

نفلی نمازیں

نمازِ تہجد اِس نماز کا وقت آدھی رات کے بعد صبحِ صادق سے پہلے تک ہے۔ اِس نماز کو دو دو رکعت کر کے چار رکعت سے بارہ رکعت تک پڑھے۔ اس کے فائدے بے اندازہ ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اسے ترک نہ کریں۔ جو آیتیں یا سورتیں یاد ہوں پڑھ لیا کریں۔ کوئی آیت یا سورت اِس نماز کے لیے مخصوص نہیں۔

نمازِ اشراق جب آفتاب بلند ہو کر اس کی زردی دُور ہو جائے تو چار رکعت نماز نفل اشراق پڑھے۔

نمازِ ضحیٰ یعنی وقتِ چاشت کی نماز، جب نو دس بجے دن کا وقت ہو تو آٹھ رکعت نماز نفل پڑھ لے اور بعد زوال کے پڑھے تو چار رکعت پڑھے۔ اس کو نمازِ زوال کہتے ہیں۔

نمازِ اوابین مغرب کی نماز کے بعد چھ یا بیس رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں۔ ان کا نام صلوٰۃِ اوابین ہے جس کا پڑھنا موجب ثواب و برکت ہے۔

مُسافر کی نماز جو کوئی شریعت کے حکم کے مطابق مُسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے اور سُنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سُنتوں کے سوا اور سُنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ اِن کے چھوڑ دینے سے کچھ

Marfat.com

گناہ نہ ہوگا۔ اور اگر جلدی نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سُنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔ فجر اور مغرب اور وِتر کی نمازیں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ سفر کا تخمینہ ۴۸ میل انگریزی ہے۔

بیمار کی نماز نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے۔ جب تک کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قوّت ہو کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اور جب کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرے اور رکوع کر کے دونوں سجدے کرے اور رکوع کیلئے اتنا جھکے کہ بیٹھ خوب برابر ہو جائے۔ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔ سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا ناجائز ہے۔

نمازِ توبہ اگر کوئی بات خلافِ شرع ہو جائے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کئے پر پچھتائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرائے۔ اور آیندہ کے لئے پکّا ارادہ کرے کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا۔ اس سے وہ گناہ بفضلِ خدا معاف ہو جائے گا۔

نمازِ تسبیح کی ترکیب یہ ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ثناء لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ تک پڑھے پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۵ بار پھر تعوّذ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اُٹھائے اور پھر تسمیع اور تحمید کے بعد دس بار پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور دس

Marfat.com

بار پڑھے پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دس بار پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور دس مرتبہ پڑھے۔ یوں ہی چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں اور رکوع سجود میں سبحان ربی العظیم سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ اس کی پہلی رکعت میں الھٰکم التکاثر دوسری میں والعصر تیسری میں قل یٰایھا الکفرون اور چوتھی میں قل ھواللہ احد پڑھے۔ اگر حافظِ کلام مجید ہو تو سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن پڑھے (رد المحتار) ہر وقتِ غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے (عالمگیری رد المحتار) ہو سکے تو ہر روز پڑھے ورنہ ہر جمعہ کو ورنہ مہینہ میں ایک بار ورنہ سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔ اس سے اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے گناہ نئے پرانے جو بھول کر ہوئے ہوں یا قصداً کئے ہوں چھوٹے ہوں یا بڑے، سب گناہ بخش دے گا۔

نمازِ حاجت

یہ نماز رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو سکھائی وہ انکھیارا ہو گیا اور عثمان بن حنیف نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک شخص کو سکھائی جس سے اس کی حاجت روائی ہو گئی حضور نے اس کا طریقہ یہ بتایا کہ اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

حصنِ حصین میں بروایتِ کتبِ متعددہ احادیث یہ نماز منقول ہے۔

Marfat.com

نمازِ استسقاء

استسقاء دعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لئے سُنّت نہیں چاہیں جماعت سے پڑھیں یا الگ الگ۔

سجدۂ سہو

نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اُن میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کر صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا قدم رکھے۔ اگر جوتوں میں کوئی گندگی لگی ہو صاف کرے۔ داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے۔ حاضرین سے جاتے ہی السلام علیکم کرے۔ اگر مسجد خالی ہو تو اپنے نفس پر سلام کرے اور دُعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے دروازے کھول دے۔ پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے دنیاوی باتیں نہ کرے۔ لہو و لعب میں مشغول نہ ہو۔ آواز بلند نہ کرے۔ تلوار کو بے نیام نہ کرے نہ تیروں کو صاف کرے۔ نہ کوئی گم شدہ چیز تلاش کرے اور نہ کوئی خرید و فروخت کرے اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں پیر باہر نکالے۔

تمت بالخیر

Marfat.com

صبح

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
تمھیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

امروز: آج (موجودہ)

شبستانِ وجود: (انسانی وجود)   (کلیاتِ اقبال)

Marfat.com